مفید المصدقین

از

فقیر سید رفعت جاوید

(اہلِ کالا ڈیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ ''کتاب'' مفید المصدقین آپ کے ہاتھوں میں ہے کتاب کی تیاری میں مشہور کتب جیسے ''انصاف نامہ'' ''حاشیہ شریف'' ''کحل الجواہر'' ترغیب الطالبین ' روحِ تصوف 'حدود دائرہ ' وغیرہ سے مدد لی گئی۔علاوہ ازیں بعض دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا گیا۔

میں ممنون ہوں ان حضرات کا جنہوں نے کتاب کے تعلق سے مفید مشورے دیئے جس سے اصلاح بھی ہوئی۔

کتاب میں پہلے کاسبین کو مخاطب کیا گیا ہے ' حدود کسب کی مختصر تشریح کی گئی پھر فقیری اور کارِ نبوت یعنی ارشاد کے تعلق سے عرض کیا گیا۔

ایسے نوجوان جنہوں نے مہدویت کو پوری طرح نہ سمجھا ہو ان کے لئے بھی مہدویت میں موجود فائدوں کی طرف نشان دہی کی گئی ہے۔بہر حال کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے کوشش کیجئے کہ زیادہ سے زیادہ مصدقین اس سے استفادہ کریں۔کتاب میں کوئی سہو پائیں تو اطلاع سے نوازیں تا کہ اگلی اشاعت میں سہو نہ رہے۔

خدائے تعالٰی سے دعا ہے کہ بصدقۂ خاتمین علیہم السلام اور بطفیل سیدین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر مصدق کو اپنے قرب اور دیدار کے راستوں پر تیز گام کرے۔آمین

کمتراز بھائی کالو و بھائی لالو

فقیر سید رفعت جاوید۔ اہلِ کالا ڈیرہ

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیمْ

شروع اللہ کے نام سے۔ طفیلِ خاتمین علیہما السّلام وصدقۂ سیدین وصحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کا۔اما بعد

زیرِ نظر کتاب ''**مفید المصدِّقین**'' پیشِ خدمت ہے۔قوم کی دو مشہور کُتب ''**انصاف نامہ**'' اور حاشیہ ''**انصاف نامہ**'' کی بعض نقلیات کو عنوانات کے تحت لیا گیا ہے تا کہ مہدوی حضرات کو مہدویہ اُصولوں، فرائض اور دیگر مفید باتوں کے پڑھنے میں آسانی ہو اور حسبِ توفیق عمل بھی ہو۔اس کے علاوہ دیگر قومی کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

مصدِّق کون ہوتا ہے؟ اس تعلق سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ہے کہ'' مصدقانِ مہدی علیہ السلام وہ لوگ ہیں جو (حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے) تمام، اقوال، افعال اور احوال سے مطابقت رکھتے ہیں۔اور جن میں یہ صفت نہ ہو ان کو مصدق نہیں کہنا چاہیئے۔''

مہدی موعودؑ کے اقوال، افعال اور احوال سے مطابقت یوں ہونی چاہیئے کہ آپ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے ہر مصدق اس حکم پر عمل کرے اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اس سے رُک جائے۔افعال سے مطابقت یوں ہو کہ جو عبادت مہدی علیہ السلام نے کی ہے ویسی عبادت کرے اور جس طرح آپؑ معاملہ فرماتے تھے اسی طرح معاملہ کرے، احوال کی پیروی یوں ہو کہ خدا کے پاس مہدیٔ موعودؑ کا جو مقام تھا ویسے مقام کا طلبگار رہے۔مثلاً حضرت بندگیمیاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ کو جب مہدیٔ موعودؑ نے اللہ تعالی کے حکم پر ایمان کی بشارت سنائی تو حضرتؓ نے عرض کیا خوندکار کے صدقہ سے ایمان تو مل رہا ہے لیکن خوندکار کا ایمان نصیب ہونا چاہیئے۔یہ سن کر حضرت مہدی موعودؑ

نے فرمایا کہ طلب ایسی ہی رکھنی چاہیئے، لیکن محمد نبی اور محمد مہدی کا ایمان دوسرے کے لئے روا نہیں ہے۔

یعنی امام علیہ السلام کے ارشاد فرمائے ہوئے اور عمل فرمائے ہوئے اور اللہ تک آپ کے قرب پر ہمارا یقین کامل ہو۔ امامنا کا ہر فرمان، عمل اور قرب خداوندی پر ہم "آمنّا و صدّقنا" کہیں، باعمل ہونے کے لئے اللہ سے دعا کریں اور عمل کی کوششیں شروع کردیں۔

ہماری قوم میں صرف تین برادریاں ہیں:-(۱) کاسبین (۲) فقرائے کرام (۳) مرشدین ذی احترام۔

حضور پر نور مہدیٔ موعود علیہ السلام کی آمد کا منشأ ان باطنی بتوں کو دل سے دور کرنا ہے جو خدا کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں، ان تمام بتوں میں سب سے بڑا بُت اپنی ذات کا یا اپنی انا کا بُت ہوتا ہے۔ بقول ایک ماہر نفسیات کے "جب آدمی ترقی کرتا ہے تو اس کی انا بھی ترقی کرتی ہے۔ انا ایک ایسی مہلک چیز ہے جو رشتوں میں دراڑ پیدا کردیتی ہے۔ فسادات کو جنم دیتی ہے اور انسانی معاشرہ کے سکون کو درہم برہم کردیتی ہے۔" یہ تو دنیاوی طور پر انا کی غارت گری ہوئی۔ لیکن بندۂ مومن میں انا کی ترقی سے وہ مذہب سے کٹ جاتا ہے۔ بلکہ خدا سے بھی دور ہوجاتا ہے۔ جو سب سے بڑا نقصان ہے۔

انا کا بُت جلد ٹوٹتا نہیں ہے۔ اِس کو قابو میں کرنے کے لئے شریعت و طریقت (ولایت) کے اصولوں سے مدد لی جاتی ہے۔

انا یا خود پسندی کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ جب آپ کسی گروپ فوٹو میں ہوں تو سب سے پہلے کس کو تلاش کریں گے؟ جی ہاں! اپنے آپ کو۔ اسی طرح صبح و شام آپ کی گفتگو میں سب سے زیادہ کہا جانے والا ایک ہی لفظ ہوتا ہے "میں" اس میں کو ختم کرنے کے لئے حضور مہدی علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری ہوئی تھی۔ آپ کی تعلیمات جاوداں ' پیہم رواں اور ہر دم جواں ہیں۔ اس پر خدا کے فضل سے نہ کبھی ضعف آسکتا ہے اور نہ ہی پژمردگی چھا سکتی ہے۔

آپ مصدق ہیں شکر ادا کیجئے کیوں کہ روئے زمین کی اہم ترین اور برگزیدہ قوم کے فرد ہیں لیکن عمل کی شرط کے ساتھ ' بے عملی برگزیدہ نہیں بنا سکتی ۔اور بدعقیدگی بھی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔مصدق ذاتِ باری تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے۔

حضور مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ

"طالب مولیٰ مذکر"

"طالب عقبیٰ مونث"

"طالب دنیا مخنث"

خدا کی طلب ہر مرد و زن پر فرض ہے ۔اور دونوں کو یکساں درجات ملتے ہیں ۔حضور پر نور رسول اللہ ﷺ کے مبارک قدموں سے دور ہو کر چودہ سو سال سے زیادہ اور حضور پر نور مہدیؑ موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے مبارک قدموں سے دور ہو کر پانچ سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہو رہا ہے کل جو گذرا بہتر تھا آج اس سے بھی کم ہے، آنے والا دن کیسا ہوگا اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے'ایک طرف دنیا اپنی پوری مکاریوں اور حشر سامانیوں کے ساتھ ہمیں برباد کرنے اور خدا سے دور رکھنے پر تلی ہوئی ہے تو دوسری طرف ہم کو اس جال کو توڑنا اور اپنے پروردگار کو پانا ہے ۔اس سلسلہ میں حضور مہدی موعودؑ نے ہمیں یکا وتنہا نہیں چھوڑا ہے فرمایا "جہاں کہیں رہو اللہ کے ذکر میں رہو، ہم تمہارے بہت نزدیک رہیں گے ۔تم جس وقت توجہ کرو ہم تمہارے پاس ہیں"

ایک مرتبہ آپؑ نے فرمایا " خدائے تعالیٰ بندۂ خدا کی آرزو کو ضائع نہیں کرتا ، ہمارے لوگ عیسیٰ (علیہ السلام) سے ملاقات کریں گے ۔بندہ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا"

جب ہم بزرگوں کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان بزرگوں کی سیرتوں پر چلنے کا جوش وجذبہ ہم میں آجاتا ہے جو کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔

سب سے پہلے کھوکری مسجد چلئے: یہ مسجد اتر پردیش کے شہر جونپور میں دریائے گومتی کے کنارے پر

واقع ہے۔

اس جگہ پر حضرت خضر علیہ السلام نے وہ امانتیں جو حضور پُر نور ﷺ سے آپ کو ملی تھیں حضرت مہدیؑ علیہ السلام کے حوالے فرمادیں ۔ایک تو مقفل صندوق تھا جس میں احکامِ ولایت اور ذکرِ خفی کی تعلیم تھی اور دوسرا پس خوردہ کھجور کا تھا۔

ولایت کے احکام یہ ہیں ۔(جو ہم نے "کتاب مہدی الموعودؑ "مصنفہ حضرت سید حسین محمودی صاحب قبلہ اہل پنگوڑی سے لئے ہیں)

ا۔تصدیقِ مہدیؑ فرض۔

۲۔ترکِ دنیا۔

۳۔طلب دیدارِ خدا۔

۴۔عزلت از خلق۔

۵۔ذکرِ خدا دوامؒ۔

۶۔توکل۔

۷۔صحبتِ صادقین۔

۸۔انکارِ مہدیؑ (کو) کفر (جانا)۔

۹۔ہجرت از وطن۔

۱۰۔عُشر کی ادائی۔

۱۱۔نوبت (نیند سے اُٹھ کر یا جاگ بھی رہے ہوں تو اپنی باری آنے پر حجرہ یا کمرے سے باہر آ کر مسجد یا جماعت خانے میں

باجماعت ذکر اللہ میں بیٹھنا)

۱۲۔سویت (مال کی برابر تقسیم یا حسبِ حاجت تقسیم)

ان احکامات پر گفتگو آگے آرہی ہے۔

حضرت مہدیؑ موعودؑ کی تشریف آوری سے پہلے کیا حال تھا؟ امامنا نے فرمایا "بندہ کو خدائے تعالیٰ نے اس وقت بھیجا کہ جہاں میں دین دنیا کے لئے رہ گیا تھا۔ نماز دنیا کے نصیب کے لئے تھی۔ روزہ دنیا کے نصیب کے لئے تھا۔ حج دنیا کے نصیب کے لئے، قرآن پڑھنا دنیا کے نصیب کے لئے، موذنی اور قضاءت دنیا کے نصیب کے لئے تھے، اچھے کام کرنا دنیا کے نصیب کے لئے تھا۔ اس کے بعد خدائے تعالیٰ نے بندہ کو بھیجا تو بندہ نے اللہ کے واسطے عمل کرنے کا حکم دیا مخلوق نے بندہ کو جھٹلایا، مگر مومنوں نے بندہ کی تصدیق کی۔

اور یہ فرمایا۔ " خدائے تعالیٰ نے مہدیؑ کو اس وقت بھیجا کہ دین کا مقصد فوت ہو گیا تھا۔ " اور یہ بھی فرمایا "خدائے تعالیٰ نے بندہ کو اس وقت بھیجا کہ مصطفیٰ ﷺ کا دین کسی میں نہیں رہا تھا، مگر مجذوبوں میں۔"

حضرت مہدیؑ موعودؑ کی مبارک آمد سے دل روشن ہو گئے۔ یہ روشنی عمل کی کثرت یا گفتار سے نہیں ہوئی۔ حضرت مہدیؑ موعودؑ کی ایک نظر ہزار سالہ مقبولہ عبادت سے بہتر ہے آپ کی تصدیق کی یہ برکت ہے کہ نامرد، مرد، امّی عالم اور بخیل سخی ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ " جو ہمارے ہیں وہ خدا کو دیکھتے دکھلاتے مریں گے۔ جو ہمارے ہیں مُفلس مریں گے" اور یہ بھی فرمایا " اس بندہ کے سامنے تصحیح ہوتی ہے اور فرمانِ خدا ہوتا ہے 'اے سید محمدؑ جو شخص تیرے سامنے صحیح ہو وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے۔ اور جو شخص تیرے سامنے صحیح نہ ہو وہ اللہ کے پاس مردود ہے۔"

ہم پر فرض ہے کہ ہم فرامینِ مہدیؑ پر چلیں، خدا کی طرف سے آپ کو بلاواسطہ تعلیم ملتی تھی۔ آپ اپنی زبان مبارک سے فرمادیتے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ " تم عمل کرو یا نہ کرو، تم جانو اور خدا جانے"۔

سب سے پہلے کاسبین سے گفتگو کی جاتی ہے۔

ہر کاسب (روزگار کے کمانے والے) کے لئے ضروری ہے کہ، اس کی زبان سچ کی عادی ہو، کمائی حلال ہو، کیوں کہ حرام کمائی کے تعلق سے حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جان کا دشمن زہر ہے اور ایمان کا دشمن لقمۂ حرام ہے۔

مصدقین کرام: نیچے حدود کسب بیان کئے جا رہے ہیں اور حضرت پیر و مرشد سید خدا بخش رشدی صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک رسالہ شرح حدود کسب کی روشنی میں اس کی مختصر تشریح کی جا رہی ہے۔ ہر وقت حدود کسب میں غور کرتے رہنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے یہ رسالہ ہر کاسب کے لئے ضروری ہے، کیونکہ اس رسالہ میں حدودِ کسب کی صراحت تفصیل سے فرمائی گئی ہے۔

حدودِ کسب درج ذیل ہیں:-

۱۔ خدا پر بھروسہ کرے کسب پر نظر نہ کرے۔

اس باب میں فرمانِ خدا ہے: اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو، اگر تم مسلمان ہو۔ (جز ۱۱، رکوع ۱۴)

۲۔ پانچ وقت کی نماز با جماعت ادا کرے۔

فرمانِ خدا ہے: اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور رکوع کیا کرو (نماز پڑھا کرو) رکوع کرنیوالوں (نماز پڑھنے والوں) کے ساتھ۔ (جز ۱، رکوع ۵)

۳۔ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے۔

فرمانِ خدا ہے: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن کی آمد و شد میں بہتیری نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور غور کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں۔ (جز ۴، رکوع ۱۱)

نیز فرمانِ خدا ہے: پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو اللہ کی یاد کرتے رہو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے۔ (جز

۱۰، رکوع ۴)

ان آیات کی رو سے ذکر خدا ہمیشہ فرض ہے، جو کسب ذکر کثیر سے مانع ہو وہ مومن کا کسب نہیں ۔

۴۔حرص نہ کرے تھوڑی سی غذا، اور ستر عورت پر اکتفا کرے ۔

فرمانِ خدا ہے: تم کو غفلت میں رکھا زیادہ کی حرص نے یہاںتک کہ تم نے قبریں جا دیکھ لیں ۔ (جز ۳۰، رکوع ۱)

۵۔پورا عشر (کُل جائز آمدنی کا دسواں حصّہ) خدا کی راہ میں دے۔

فرمانِ خدا ہے: اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں اور نیک سلوک کرو، بے شک اللہ دوست رکھتا ہے نیک سلوک کرنے والوں کو ۔ (جز ۲، رکوع ۸)،

حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا جو کچھ خدائے تعالیٰ تم کو دے اس کا عشر راہ خدا میں دو ۔

قرآنِ مجید کے جز ۸، رکوع ۷ میں ہے: جو کوئی لے کر آوے نیکی تو اس کے لئے اس کا (اجر) دس گنا ہے۔

تشریح: جو شخص اپنی ہر جائز اور نئی آمدنی کا پورا پورا عشر راہِ خدا میں دے، اپنی اس نیکی کا اجر اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس گنا ملے گا، اس طرح اس کی ساری آمدنی حلال طیب کے زمرہ میں آجائے گی، اور بہ حکمِ امامناؑ حلال طیب پر حساب نہیں، یعنی یہ عشر کی ادائیگی کی برکت ہے، اسی لئے قوم میں عشر کی ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا ہے ۔

۶۔طالبانِ خدا کی صحبت میں رہے ۔

مفہوم فرمانِ خدا ہے: اور صادقین کے ساتھ رہا کرو ۔

۷۔ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے ۔

فرمانِ خدا ہے: اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی ۔

پس کسب کی حالت میں ایمان کی سلامتی کی حد یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے ورنہ مغرور

ہوگا اور ایمان سے دور ہوگا۔

۸۔ ہر دو وقت کی حفاظت کرے (سلطان النہار یعنی فجر سے طلوعِ آفتاب اور سلطان اللیل یعنی عصر سے عشاء تک ذکرِ خدا میں رہے اور کوئی دُنیاوی کام نہ کرے)۔

فرمانِ خدا ہے: اور اپنے پروردگار کی یاد کرتا رہ جی ہی جی میں، گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور دھیمی آواز سے بولنے میں صبح اور شام، اور نہ غافل رہ۔ (جز ۹، رکوع ۱۴)

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

مومن وہی شخص ہے جو ہر حال صبح اور شام کے اوقات میں حق کی طرف متوجہ رہے۔ (حاشیہ شریف)

۹۔ اذاں کے بعد کام کرنا جائز نہیں۔ اس دوران اگر کسب کرے تو حرام ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لئے ہو جب اذان دی جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو لپکو اللہ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت۔

تشریح: جہاں شرائط پوری ہوتی ہوں اور جہاں نماز جمعہ ادا کی جارہی ہو اس مقام کے مسلمانوں کے لئے اس حکم قرآنی کا اطلاق تو ہے ہی، اس کے ساتھ ساتھ نماز پنجگانہ کے لئے وقتِ مقررہ پر جو اذانیں دی جاتی ہیں ان پر اس حکم کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا کاسب کا کام ہے کہ اذاں کے بعد اپنے کام کو روک دے اور نماز ادا کر لے۔

۱۰۔ جھوٹ نہ کہے، جو کچھ قرآن میں آیا ہے اس پر عمل کرے اور تمام ممنوعات سے پرہیز کرے۔

فرمانِ خدا ہے: اور بچتے رہو جھوٹ بولنے سے۔ (جز ۱۷، رکوع ۱۱)

کاسب کے لئے لازمی ہے کہ وہ ان حدود میں رہ کر کسب کرے۔ نماز و ذکر کو اولیت دی جائے۔ ذریعہ آمدنی کیلئے صرف خدا پر بھروسہ رہے۔ یہ نہ سمجھے کہ میرے موجودہ ذریعہ آمدنی ہی سے میرا پیٹ بھرتا ہے۔ یہ ذریعہ چھوٹ گیا تو کیا ہوگا؟ بلکہ روزی کے لئے اللہ پر بھروسہ رکھے۔ کیسی ہی

مصروفیت ہو اذان سن کر کام چھوڑ دے اور اپنی مہدویہ مسجد کو چلا جائے تا کہ با جماعت نماز ادا کر سکے۔

اپنی مسجد دور ہو تو جہاں قیام رکھتا ہو وہیں پر نماز ادا کرے۔ اگر غیر مہدویوں کی مسجد کو جانا ہی پڑ جائے تو ان کی جماعت سے پہلے اپنی نماز پڑھ لے یا ان کی جماعت کے ختم ہونے کے بعد اپنی نماز ادا کر لے۔ اماںؑ کے حکم کی تعمیل میں ایسی ایک نماز ادا کرنا، اماںؑ کے حکم کی خلاف ورزی کر کے پڑھی جانے والی ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ افضل واُولیٰ ہے۔ یعنی منکروں کی اقتدا ء سے پرہیز کرے، کیونکہ حضور پر نور مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ منکرین کے پیچھے نماز مت پڑھو، اور پڑھ لی گئی ہو تو لوٹا لو۔ اس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی نے اس فرمان پر عمل نہ کیا اور بلا کراہت منکرین کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے سب اعمال اکارت جائیں گے۔

کاسب کے ہاتھ کام میں ہوں اور دل اللہ کی یاد میں ہو۔ غفلت نہ آنے پائے۔

حرص سے بچے کیوں کہ حضور پر نور رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ ’’حرص ایک خنجر ہے جس سے دل ذبح کیا جاتا ہے‘‘۔ آمدنی جائز ہو اور اس کا دسواں حصّہ خدا کی راہ میں ادا کرے۔ تا کہ دل میں مال کی محبت جگہ نہ پا سکے۔ طالبانِ مولیٰ جن کو مرد کہا گیا ہے ان کی صحبت میں رہا کرے۔ تا کہ ہر وقت اللہ کی یاد آتی رہے ذکر جاری رہے اور غفلت نہ طاری ہو۔

ہر شخص کو اپنی ذات سے محبت ہوتی ہے جو اللہ کی محبت سے روکتی ہے اس کے لئے ذات پر ملامت کرتا رہے۔ بھلائیوں کو چھپائے اور اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کو ظاہر کرتا رہے۔ اس سے خود پسندی دور ہوتی ہے۔ اپنی غلطیوں کو چھپانے اور دوسروں کی غلطیوں کو ظاہر کرنے سے کاسب کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

کاسب کو اپنی ذات سے مکمل کراہت رکھنا چاہیئے۔ تا کہ اس کا ہر عمل خالص اللہ کے واسطے ہو۔ تعریف اور مذمت دونوں اس کے نزدیک برابر ہو جائیں۔ اپنی ذات پر ملامت کرنے سے فائدے ہی فائدے ہیں۔

ممکن ہو تو جماعت کے ساتھ مصلّے پر بیٹھ کر ذکر اللہ کرتا رہے۔ کیوں کہ یہ دونوں اوقات سلطان

النہار اور سلطان اللیل کہلاتے ہیں۔ اذاں کے بعد کام بند کردے۔ امامنا کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ اذاں سن کر نوالہ صحنک میں چھوڑ کر اُٹھ جاتے اور فرماتے کہ 'حاکم کا بلاوا آگیا' اور نماز کی تیاری فرماتے ۔کاسب جھوٹا تو ہو نہیں سکتا نہ ہی اس کے لقمے حرام کی کمائی کے ہوتے ہیں کاسب تو قرآن شریف میں بتلائی گئی تمام ممنوع باتوں سے بچنے والا ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا حدود کسب میں رہ کر جو کام بھی کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ سے قریب کردے گا۔پھر تو فقیری اس کے لئے آسان ہو جائے گی جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ فقیری "فولاد کے چنے" ہیں۔

کاسب کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی مرشد کا مرید ہو جائے جس کو شیخ (مرشد) نہیں اس کا شیخ (مرشد) ابلیس ہے۔کاسبین! یہ سانسیں ہی ہیں جو آپ کی ہیں اور ان سانسوں ہی میں مقاماتِ قربِ الٰہی پوشیدہ ہیں عروج کے حاصل کرنے کی امنگ، باعمل بننے کی شان اور کامیابی کا پورا یقین یہی تو آج کا آپ کا سرمایہ ہے ۔لہٰذا ان سانسوں کی خوب حفاظت کیجئے۔اور کسی سانس کو بلا ذکرِ الٰہی نہ آنے دیجئے اور نہ جانے دیجئے۔

محنت اور محبت میں ایک نقطہ کا فرق ہے۔

محنت (ذکر و عمل) کریں تو محبت (محبتِ الٰہی) حاصل ہوگی۔

کاسبین کسی مرشد کے مرید ہونے کو ایک رسم یا روایت نہ سمجھیں بلکہ خدا کی سچی طلب کو لے کر کسی معیاری مرشد سے وابستہ ہو جائیں اس راہ میں رواج یا روایت کو درمیان میں لانا کام نہ دے گا۔کیوں کہ حضورِ پر نور محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مفہوم یوں ہے کہ "شیخ (مرشد) اپنی قوم کے لئے ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت کے لئے ۔چند سطور پہلے کی درج کردہ حدیث اور یہ حدیث شریف دونوں احادیثِ مبارکہ کتاب "ترغیب الطالبین" سے لی گئی ہیں۔

اس کتاب کے مصنف حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ حضرت میاں سید شہاب الدین عرف چھابو جی میاں رحمۃ اللہ علیہ ہیں حضرت ؒ فرماتے ہیں کہ "مرید کے

لئے مرشد کی صحبت میں رہنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ایک دودھ پیتا بچہ' کہ اس کے ساتھ دو وقت آتے ہیں۔ایک دودھ پینے کا زمانہ دوسرا دودھ چھڑانے کا زمانہ اگر دودھ پینے کے زمانے میں بچہ کو ماں سے جدا کردیا جائے تو بچہ مرجاتا ہے،اسی طرح مرشد کی صحبت میں رہنے کے عین زمانہ میں مرید چلا جائے تو وہ ہلاک ہوجائے گا یعنی مرشد سے اسوقت کی دوری مرید کو نفس وشیطان کے جال میں پھنسا دے گی۔نتیجہ میں مرید دینی طور پر گمراہ ہوجائے گا اور یہ گمراہی مرید کے لئے اس کی موت سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوگی۔

مرشد بہ خوبی جانتے ہیں کہ کب تک مرید کو اپنے پاس رکھیں اور کب مرید کو خود سے دوری کی اجازت دی جائے۔حضرت چھابو جی صاحبؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''مرید کو ایسا ہونا چاہئے کہ پیر کا ہر حکم بجالائے اور پیر کے ارادے کے مقابل اس کا کوئی ارادہ نہ ہو اور مرید اپنی ذات کو اس طرح پیر کے حوالے کردے جیسا مردہ غسال (مردہ نہلانے والا) کے تصرف وہاتھوں میں رہتا ہے''

مرید کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے اختیار سے بے اختیار ہوجائے۔خدا کا فضل ہو اور مرید میں قابلیت ولیاقت آجائے تو وہ کامل مرشد کی ایک دن کی صحبت سے اتنا زیادہ حاصل کرلے گا جتنا کہ برسوں کی عبادت وریاضت کرنے والا (بے پیر) کبھی حاصل نہ کرسکے۔

مرید کو قرآن شریف کے معنی ومفہوم جاننے کے لئے حضرت بندگمیاں سید نور محمد خاتمِ کار، آخر حاکم ستونِ دین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''معنی قرآن نہیں آتے مگر جو اس کو پڑھتا ہے اس کو آتے ہیں لیکن ان کا استعمال نہیں آتا جب تک کسی (مرشد) کی جوتیاں نہ اٹھائے۔مفہوم حدیث شریف:۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی یا انکساری اختیار کرتا ہے اللہ اس کے مراتب (درجات) کو بلند فرماتا ہے مرشد کی جوتیاں اٹھانے سے مرید میں نیستی وانکساری پیدا ہوتی ہے،نفس کی تذلیل ہوتی ہے۔اس طرح مرید کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ہمارے بزرگوںؒ کے مریدین نے اپنے آپ کو مرشد کے مقابل کمتر سمجھا،مریدین کی جانب سے مرشدین کی قدمبوسی خود مریدین کے درجات بلند کرواتی ہے۔ازراہ

نیستی و انکسار ی

بعض مریدین کی جانب سے مرشدین کے قدموں پر سر رکھنے کی بات سننے اور دیکھنے کو ملتی ہے، جو دراصل مرشد کے قدموں کو تعظیم سے بوسہ لینے کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ مفہوم حدیث ہے: جو اللہ کے لئے عاجزی وانکساری اختیار کرتا ہے اللہ اس کے مراتب کو بلند فرماتا ہے۔

نیستی کی بات چل رہی ہے تو یہ بھی پڑھتے چلئے کہ گلبرگہ کے حضرت سید محمد گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ نے گھوڑے پر بیٹھے ہوئے اپنے پیر ومرشد حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ کے زانو کو بوسہ دیا، حضرت نے فرمایا سید اور نیچے، حضرت خواجہ صاحب نے مرشد کے قدموں کو بوسہ دیا، مرشد نے فرمایا سید اور نیچے، خواجہ صاحب نے گھوڑے کے قدموں کو بوسہ دیا، مرشد نے فرمایا سید اور نیچے، خواجہ صاحب نے زمین کو بوسہ دیا جس پر یہ گھوڑا ٹھیرا ہوا تھا قریب ٹھیرے ہوئے لوگوں نے خیال کہ مرشد اپنے مرید یعنی خواجہ صاحب کی توہین کر رہے ہیں، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: جب میں مرشد کے زانو کو بوسہ دیا مجھے ایک مقام ملا، مرشد کے قدموں کو بوسہ دینے پر اس سے اونچا مقام ملا، گھوڑے کے قدموں کو بوسہ دینے پر اور زیادہ اونچا مقام مجھے ملا۔ اور ان تینوں مقامات سے بڑھ کر چوتھا مقام جب زمین کو میں نے بوسہ دیا اس وقت ملا۔

دنیاوی امور میں کا سب (بلکہ ہر شخص) معیار کا خیال رکھتا ہے مثلاً، عمدہ ذریعہ آمدنی، عالی شان رہائش، اولاد کے لئے بہترین اور اعلیٰ پیمانہ کی تعلیم، عمدہ پوشاک وسواری، صحت کے لئے قابل ترین معالج سے مشورہ وعلاج، خدانخواستہ عدالت کو جانا پڑ گیا تو چوٹی کا وکیل سفر پر جانا ہو تو تیز رفتار اور آرام دہ سواری وغیرہ۔

جب خدا تک پہنچنا اور اس کی ذات کو پانا اور اس کے دیدار کی تڑپ رکھنا جیسی اعلیٰ وارفع آرزوئیں پیش نظر ہوں تو ضروری اور ناگزیر ہے کہ وہ درج ذیل خوبیوں والے مرشد سے ہی وابستہ ہوں۔

خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے بزرگوں نے جو اعلیٰ معیارات مقرر فرما چکے ہیں ان کے

جانشینوں نے اسی معیار کو باقی و برقرار رکھا ہے ، مثلاً شریعت و ولایت کے اصولوں پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں ،یعنی خاتمینؑ علیھم السلام کے پاک و پرنور طریقوں پر چلتے ہیں ،ونیز بزرگوں کے مقلد ہوتے ہیں ، اعتقادی اور عملی معاملات میں وہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں ۔مرشدین کرام امانت دار اور دیانتدار ہوتے ہیں ۔ ہمیشہ نیستی اور انکساری پرعمل کرتے اور تاکید فرماتے ہیں

آپ نے پڑھا ہوگا کہ وصال سے پہلے امامنا مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ''مہدیؑ اور مہدویان قیامت تک رہیں گے ۔'' اس فرمان سے واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا صدقہ ،طفیل اور نظر ہم پر ہے اور فیضِ مہدیؑ جاری ہے ۔اور ہماری قوم کی حفاظت حضور پرنور ، رسولِ اکرم ﷺ کی بابرکت دعا کے وسیلہ سے تاقیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔جب مہدیٔ موعودؑ کا صدقہ اور طفیل جاری ہے اور فیض بھی جاری ہے تو پھر قوم سے کشف ، دیدارِ الٰہی یا فنائیت جیسی نعمتیں کہاں جائیں گی ؟ یہ بھی جاری رہیں گی ۔البتہ جن حضرات کو یہ نعمتیں حاصل ہیں وہ ان کو چھپاتے ہیں ظاہر نہیں فرماتے ۔ بفضلِ خدا ہر دور میں ایسی ہستیاں موجود رہی ہیں اور ہر وقت موجود رہیں گی جن کے قدموں سے جڑ جانے والے ایسے ہی نجات پائیں گے جس طرح طوفانِ نوح علیہ السلام کے وقت کشتی میں سوار ہونے والوں نے پائی تھی ۔

خدا کے فضل ،خاتمینؑ کے صدقہ و طفیل سے آج بھی ایسی ہستیاں موجود اور سلامت ہیں ۔یاد رکھیئے یہ مرشدین کرام سلامت اور موجود ہیں ۔

چند واقعات ملاحظہ فرمائیں :-

(۱) ٹرین چل رہی ہے ۔مرشد کے پاس بیٹھا ہوا مسافر ،ہندو جوگی اپنے مذہب کی بڑائی کر رہا ہے مرشد چپ کہ بوڑھا آدمی ہے کیا جواب دوں ؟ رات کو جوگی سوگیا ،کچھ دیر بعد ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا اور مرشد سے کہنے لگا تو جو ذکر کر رہا ہے اس کے لحاظ سے تو جھاڑ ہے اور میں ایک پتہ ہوں ۔یعنی بصدقہ

مہدیٔ موعودؑ مرشد کے ذکر کی مشغولیت سے جوگی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

(۲) رات کے دو یا تین بجے ہوں گے، مرشد باوضو بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔ پوچھا گیا وضو کے لئے پانی گرم کردیں، فرمایا ابھی نہیں۔ تقریباً ہر گھنٹے بعد یہی پوچھا گیا اور ہر بار مرشد نے یہی فرمایا ابھی نہیں۔ اس طرح فجر کا وقت ہوگیا۔ مرشد سیدھے مصلّے پر آ گئے۔ یعنی ذکرِ خدا کے انہماک نے سونے نہ دیا۔ نیند بھی نہیں آئی اور وضو بھی نہیں ٹوٹا۔ ان باتوں کا پتہ صرف پوچھنے والے صاحب کو تھا، ورنہ سب لوگ تو یہی سمجھ رہے تھے کہ مرشد سو رہے ہیں۔

(۳) ایک مرشد جو ابھی حالتِ کسب میں تھے، والد کے مرید کے ہاں گئے۔ پینے کیلئے پانی منگوایا، پی لیا مرید نے بچا ہوا پانی سوکھے درخت میں ڈال دیا، خدا کی قدرت سے یہ ہرا بھرا ہوگیا۔ یعنی ان کا سب صاحب کو ذکرِ الٰہی کی پابندی جیسی نعمت ملی تھی۔ اس ذکر کی برکت سے سوکھا جھاڑ ہرا ہو گیا۔

(۴) مرشد کے ہاں میت لائی گئی میت کے چہرے پر بے رونقی یا سیاہی تھی نہلانے دھلانے اور نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت کے چہرے کی کیفیت بدل گئی۔

(۵) مرشد یہاں، مرید سعودی عرب میں، مرید نے کسی سے روحانی معاملہ پر گفتگو کی تھی مرشد نے یہاں سے منع فرمایا کہ یہ گفتگو ابھی نہ کریں۔ (مرشد کو از غیب اطلاع ملی اور انہوں نے مرید کو ایسی گفتگو سے منع فرمایا)

(۶) حج کے ایام تھے شاہ خالد حرم شریف آئے قوم کے ایک مرشد وہیں تھے شاہ خالد نے آ کر ملاقات کی اور مصافحہ کیا یہ مہدیٔ موعودؑ کا صدقہ تھا کہ ایک بادشاہ گروہ مقدسہ کے ایک فقیر (ہر مرشد بنیادی طور پر فقیر ہی ہوتا ہے) سے آ کر ملا۔

یاد رکھئے خدا رسیدہ اور باعمل مرشدین کرام عالیت پسند ہوتے ہیں ان کے کام عظیم، ان کی ذمہ داریاں بھی عظیم اور اس کا اجر بھی اجرِ عظیم ہوتا ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں اس نبوت کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا اس صدقہ میں مرشدین کرام بھی مریدوں سے اس ارشاد کے کام کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتے ۔مرشد اور مرشدی کے کام کے سلسلہ میں یہ بھی پڑھئے کہ مفہوم آیت:۔ ''اطاعت کرو اللہ کی ،اللہ کے رسول ﷺ کی اور ان کی جو تم میں اُولوالامر بنائے گئے ہیں'' لوالامر سے مراد مرشد ہوتے ہیں ۔جو بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں،لہذا ان کی اطاعت ضروری ہے ۔

مرشدی کو دراصل کارِنبوت (نبوت کا کام) یا کارِولایت (ولایت کا کام) بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک مفہومِ حدیث یوں ہے کہ ''شیخ کا درجہ اپنے مریدوں میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی کا درجہ اپنی امت میں ہوتا ہے''(دیکھئے کتاب ''روحِ تصوف''مصنفہ حضرت سید محمد گیسو دراز بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ گلبرگہ شریف)

دوسری حدیثِ شریف کا مفہوم یہ ہے۔''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں وہی اس کے دوست ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی دوستی ،بندوں پر اور بندوں کی دوستی اللہ تعالیٰ پر ظاہر کرتے ہیں''۔یعنی (بندوں کو) عشقِ الٰہی کا طریقہ و محبت سکھاتے ہیں ،جو زمین پر امر بالمعروف کے لئے چلتے ہیں اور لوگوں کو منکرات سے روکتے ہیں(دیکھئے خلافت نامے کی تحریر ،بنام حضرت شمس الدینؒ منجانب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ)

حضورپرنور رسول اللہ ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ پڑھیئے:

مفہوم:شبِ معراج میں جنت مجھے دکھلائی گئی اکثر فقیر نظر آئے ۔دوزخ مجھے دکھلائی گئی اکثر تونگر نظر آئے ، جنت میں عورتوں کی تعداد کم دیکھ کر سوال فرمانے پر جواب ملا کہ زیورات اور رنگین کپڑوں کی قید میں ہیں ۔

ایک اور حدیث شریف پڑھیئے :

فرمایا حضورِ اکرم رسولِ مکرم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہُ سے ۔جس کا مفہوم یہ ہے

''اے میرے بچے اگر تم سے ہو سکے تو صبح وشام اس طرح گذارو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے میل نہ ہو۔'' پھر فرمایا ''اے میرے بچے یہ (دل کا صاف رکھنا اور کسی کی طرف سے دل میں میل کا نہ ہونا) میری سنّت ہے جس نے میری سنّت سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

تیسری حدیثِ شریف کا مفہوم یوں ہے کہ ''جس آدمی کے پاس اس کا مسلمان بھائی معافی مانگنے کے لئے آئے تو اس کو اس شخص کی غلطی معاف کردینی چاہئے اور اس کا عذر قبول کرلینا چاہئے، چاہے وہ صحیح کہہ رہا ہو یا غلط کہہ رہا ہو، اور اگر کوئی شخص معافی نہ دے تو وہ حوضِ کوثر پر مجھ تک نہیں پہنچ سکے گا۔''

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں جنت اور دوزخ کے تعلق سے جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ پہلے اعمال عام جنتیوں کے مطابق تو کرلو تو پھر دیدار کی جنت کو پاسکو گے۔

ایک اور حدیث کا مفہوم یوں ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا عفو (درگذر) کیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ،

۱۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔ ۲۔ جو تم سے لاتعلقی اختیار کرے اس سے خود ملو۔ ۳۔ جو تمہیں محروم کرے اس کو دو۔

ان احادیث مبارکہ پر عمل کرنے سے...

☆ دل کدورت سے پاک ہوگا۔

☆ دل کشادہ ہوگا اور اس میں دوسروں کو معاف کرنے کا جذبہ ہر وقت موجود رہے گا۔

☆ معذرت چاہنے والے کی بات کی سچائی معلوم کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ جان بوجھ کر اس کی بات قبول کرکے ہم اس کی دل جوئی کرسکیں گے اور اس کو شرمندگی سے بچالیں گے۔

☆ معافی و درگذر کی عادت پڑے گی۔

☆ جو کسی غلط فہمی کی وجہ سے دور ہونے کی کوشش کرے گا اس کو اپنے سے قریب لانے اور

سارے گلے شکوے دور کرنے کا حوصلہ ملے گا۔

☆محروم کرنے والے کو عطا کرنے کا جذبہ دلوں میں موجزن رہے گا۔

فوائد:۔ سینہ جب کینہ سے خالی ہوگا تو ذکراللہ بآسانی ہو سکے گا۔کشادہ دلی و معاف کرنے والے کے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں ۔اس طرح دل جوئی بھی فائدہ بخش ہوگی ۔جو ان بابرکت احادیثِ مبارکہ پرعمل کرنے والوں کو خدا سے قریب کردے گی۔

علم اور کونسا علم؟

حدیث شریف میں علم کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا : عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت امت پر ہے۔

کتاب انصاف نامہ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں

اشارہ اس علم میں بیع وشریٰ (خرید و فروخت)، نکاح وطلاق وغیرہ کی طرف نہیں ہے اس علم کا اشارہ علم باللہ اور قوت یقین کی طرف ہے۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا:

لابدی (ضرورت کی حد تک) علم چاہیئے ،نماز ،روزہ ،اور رمانند افعال دین رسول اللہ (ﷺ) میں درست ہوں۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: نماز کا علم ٹھیک ہو جائے تو کافی ہے، جومبتدی (ابتدائی حال والا) علم بہت پڑھتا ہے تو عشق سے محروم ہوتا ہے، بخیل اور مردود ہوجاتا ہے۔منتہی (کامل) علم پڑھتا ہے (اس کو یہ علم) نقصان نہیں کرتا۔

فرض کیجئے کوئی مبتدی مصدق کسی مخالف عالم کے پاس یا مخالفین کے ادارہ کو جائے تو ہر وقت اس بات کا دھڑکا لگا رہے گا کہ اگر

عالم متعصب ہوگا تو اس کو بار بار یہ خیال آئے گا کہ میرا یہ شاگرد مجھ سے علم بھی حاصل کرے گا اور اس کے مذہبی اعتقاد سے مجھے کافر جانے گا اور میری اقتداء میں نماز بھی نہیں پڑھے گا تو کیوں نہ میں اس بڑی مشینری بنانے والے (بد دیانت اور بے ایمان) شخص جیسا بن جاؤں جو مشین بنا کر ساتھ میں اپنے آدمی کو جو میکانک ہوتا ہے، مشینری منگوانے والے کے پاس اس مشین کے ساتھ بھیجتے وقت یہ ہدایت کرتا ہے کہ مشین جب چلاؤ تو ساتھ ساتھ اندر سے ایک ایک نٹ ڈھیلا بھی کرتے جاؤ، نوکر اس بات پر عمل کرتا ہے اور مشینری سے جہاں پیداوار بھی ہوتی ہے ساتھ ساتھ اس میں خرابی بھی آتی جاتی ہے مشین بند ہو جانے سے پیداوار بھی رک جاتی ہے اور مہینوں مشین درست نہیں ہوتی نتیجہ میں لاکھوں روپیوں کی مشینری لوہے کے بھاؤ میں یہ کارخانہ دار بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور اس چال اور مکاری سے لاعلم رہ کر پھر اسی جگہ سے نئی مشینری منگوانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میں بھی اپنے شاگرد کے دماغی نٹ اور بولٹ غیر محسوس طریقہ پر ڈھیلے کرتے ہوئے اس کے خیالات کو بدل دوں اور اس کو مہدویت سے برگشتہ کیوں نہ کر دوں؟

دورانِ تعلیم وہ اس طریقہ سے دماغی دھلائی کر دے گا کہ شاگرد کو پتہ ہی نہ چلے گا کہ ع

طائرِ دیں کر گیا پرواز۔

چنانچہ دماغی دھلائی کے لئے چند ہتھکنڈے جو عالم لوگ استعمال کرتے ہیں اور شاگرد کو گمراہ کرتے ہیں ملاحظہ فرمایئے:

ہماری قومی کتب (نعوذ باللہ) قابل بھروسہ نہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کی (نعوذ باللہ) حیات نہیں۔

مشہور حدیث شریف: میری نبوت سے مری ولایت افضل ہے (نعوذ باللہ) کوئی حدیث نہیں ہے۔

تعلیم سیرِ نبوت و سیرِ ولایت سے انکار۔ خاتمین علیہم السلام کی عدم تسویت، بلکہ مہدی موعود کو عام

اولیاء جیسا جانو، کہ نہ جن کی تصدیق واطاعت فرض اور نہ ان کا منکر کافر۔ فرائض ولایت پر اعتراض، مثلاً عصر ومغرب کے وقت جبکہ کاروبار زوروں پر ہوتا ہے ذکر میں بیٹھ جانا کیا ضروری ہے وغیرہ جیسی باتیں مہدوی شاگرد کے کانوں میں بھرتا رہے گا۔

تو غور فرمایئے ایسا علم کیا کام کا کہ جو مہدوی کو مرتد بنا دے، حضور پر نور مہدی موعود علیہ السلام نے دعوی موکد کے وقت فرمادیا تھا کہ مقبل مومن اور منکر کافر، اس طرح آپ نے دو راستوں کی واضح نشان دہی فرمادی، ایک اہلِ اقرار کا راستہ کہ اس پر چلتے رہو، اور دوسرا اہلِ انکار کا راستہ کہ اس پر تمہارا جانا ممنوع، اور یہ ممانعت اسی طرح مفید ہے جیسی کہ آپ شہر کی مصروف شاہراہ پر ٹھیرے ہوں اور سگنل کی سرخ بتی نظر آنے پر آگے بڑھنے سے رک گئے، اگر اسی وقت کوئی آدمی آگے بڑھ گیا تو یقیناً حادثہ ہو جائے گا۔ اور یہ مر بھی جائیگا اسی طرح امامنا علیہ السلام کے منع فرمائے ہوئے کو عبور کرنے کی حماقت ہم کو ارتداد اور جہنم کی طرف ہانک دے گی۔ منکروں سے ہمیں کیا واسطہ؟ لہٰذا نہ منکر استاد ہمارے کام کے، اور نہ ان کی جامعات ہمارے کام کے، کیونکہ وہاں سے حصولِ تعلیم کے بعد واپس آنے والے اللہ تعالیٰ کے مقرب اور انعام یافتہ بندوں کی تقلید سے خود کو جزوی یا کلی طور پر تقلید سے آزاد سمجھتے ہیں، حالانکہ روزآنہ یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم کو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تیرا انعام ہوا۔ ہر مصدق کو منکرانِ مہدیؑ سے پرہیز ہی لازمی ہے، ورنہ ارتداد کا فلڈ گیٹ کھل جائے گا۔

امامنا علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص بہت زیادہ سیاہی دیکھتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔

اور فرمایا: جو شخص بہت پڑھتا ہے بہت ذلیل ہوتا ہے اور دنیا کو طلب کرتا ہے اور جو شخص دنیا کو طلب نہیں کرتا اس میں غرور بہت ہوتا ہے، جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدائے تعالیٰ کی بینائی (دیدار) حاصل ہو۔

آپ علیہ السلام نے قرآن کے سمجھنے کے لئے نور ایمان کی اہمیت اجاگر فرمائی۔

صاحب کتاب انصافنامہ نے لکھا ہے:

کبھی بندہ عالم باللہ صاحب یقین کامل ہوتا ہے اور اس کو فرض کفایہ کا علم نہیں ہوتا، رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ دین کے حقائق اور معرفت کے دقائق میں علمائے تابعین سے زیادہ عالم تھے (یعنی دین کی حقیقتوں اور معرفت کی باریکیوں کو سمجھنے والے تھے اپنے بعد کے عالموں سے)

علم ہوتو ایسا علم

نقل ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے کسی عالم نے آکر ملاقات کی، میاںؓ نے فرمایا تم اس آیت کے کیا معنی بیان کرتے ہو۔ جب تاریک ہوئی رات اس پر تو دیکھا تارے کو (جز ۷، رکوع ۱۵)، اس عالم نے کہا ستارہ، آفتاب اور ماہتاب کو دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے پروردگار کے مانند ہیں۔ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا

کیا ابراہیم علیہ السلام کے شایان ہے کہ تارے، آفتاب، اور ماہتاب کو پروردگار کہیں؟ فرمایا: ابراہیمؑ کے لئے اس ستارے، آفتاب اور ماہتاب پر بینائی کا شبہ ہوا، جس وقت کہ بینائی اِنّی بری‘ کی ہوئی تو اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں بری ہوں ان چیزوں سے جن کو تم شریک ٹھیراتے ہو۔

عالم نے کہا: یہ علم واقعی سکھایا ہے مجھے میرے رب نے کا علم ہے کتاب اور تعلیم بشر کا علم نہیں ہے۔

منکرین مہدی میں بھی دو طبقات ہیں ایک مقلد دوسرا غیر مقلد، دوسرا طبقہ یہی چاہ رہا ہے کہ پہلے طبقے پر حاوی ہوجائے اور اس کے اپنے نظریات کا تسلط ہوجائے۔ اس کوشش میں ان لوگوں نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے ہیں اور ایک ہزار افراد پر محنت کرنے کے بجائے ایک فرد کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں اور وہ فرد ہے عالم، اس طرح ہزاروں افراد کو زیر دام لانے کے لئے ایک جامعہ قائم کر دی جاتی ہے جہاں عیسائی مشنریوں کی طرز پر مفت تعلیم، مفت قیام وطعام وغیرہ، اس طرح ایک مقررہ مدت میں ان کے خیالات میں ڈھلے ہوئے طلباء تیار ہوجاتے ہیں۔ اور یہ طلباء اپنے رنگ میں

مقلدین کے نوجوانوں کورنگ دیتے ہیں۔(جیسا کہ سننے میں آتا ہے کہ ڈراکیولا جس آدمی کا خون پی لے وہ آدمی بھی ڈراکیولا بن جاتا ہے)۔اوراس حشر سامانی سے مقلدین بھی تشویش میں مبتلا ہیں اور اس کے توڑ کے لئے سرگرداں ہیں۔

اگر خدانخواستہ کوئی مہدوی وہاں جاکر آتا ہے تو خوداس کے عقائد میں کافی تبدیلی آجاتی ہے۔ بلکہ اس کی مسلمانی بھی جاتی رہتی ہے۔کیونکہ اس کے دل کی تختی خاتمین علیہم السلام کے عشق اور اطاعت سے خالی ہوجاتی ہے۔

ہمارے نوجوانوں کواگر کوئی علمی تشنگی ہوتو قوم میں ہی ایسے افراد مل جائیں گے کہ باہر جانا نہ پڑے۔ بصدقہ مہدی موعودعلیہ السلام قوم میں اہل علم بھی ہیں اورایسی ہستیاں بھی ہیں جوطالبان مولیٰ تک رہنمائی فرماسکتی ہیں۔

نوجوانوں کی توجہ کے لیئے مزید چند باتیں عرض کی جارہی ہیں۔

مہدویت پر ہونے والے حملوں پر چوکس وچوکنا رہیں، ہر فتنے پرنظر رکھنا چاہئے۔۔ہماری قوم کے نونہالوں کوان فتنوں کے زہر سے بچائیں۔مخالف کایا دشمن کاتو کام ہی ہوتا ہے کہ ہم کو ہمارے دین حق اورمہدی موعودعلیہ السلام سے دورکردے۔لہٰذاان سے دوررہاجائے۔

عالم اسلام کے خلاف یہودی اورعیسائی جوسازشیں کرتے ہیں بالکل اسی انداز پرمہدی موعودؑ کا انکارکرنے والے بعض علماً بھی عالِم احسان (مہدویت) پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ علی متقی (مفتری) سے شروع ہواتھا۔ہر دور میں زماں خاں پیدا ہوتے آرہے ہیں۔ضرورت ہے کہ ہر دور میں ابجی میاں ؒشہید جیسے پیداہوں اورحملہ آوروں کوجہنم رسید کریں۔قلم کاجواب قلم سے دیاجائے اورتمام اعتراضات کاجواب قرآن مجید، احادیث شریفہ اورفرامین مہدیؑ سے دیاجائے۔اورخاص طورپرقوم کے لوگوں کومکمل طورپر تیاراورمطمئن کیاجائے۔

بیرونِ ملک مقیم حضرات سے چند گذارشات

آ گے بڑھنے سے پہلے مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ ابو علی دقاق ؒ کا یہ ارشاد ملاحظہ فرمائیں کہ:۔

''میرا جی چاہتا ہے کہ ماتمی لباس پہن کر شہروں میں گھوموں اور اللہ کے بندوں میں آواز لگاؤں اور اطلاع دوں کہ کتنے حقوق ان سے فوت ہو رہے ہیں اور ان کے سامنے کیا کیا خطرات ہیں ۔اس کے ساتھ ہی یہ بھی جانتا ہوں کہ میری تقصیرات (بھول، چوک، خطائیں) کتنی ہیں۔'' (دیکھئے کتابچہ ''وصایا'' حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ)۔

اس ارشاد کی روشنی میں ہم آپ سے چند گذارشات عرض کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔مصدقین کا تعلق عالمِ احسان سے ہے ان کو عالم عیسائیت سے کوئی فائدہ ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔الٹا نقصان پہنچ سکتا ہے ۔اس وجہ سے بزرگوں نے غیروں سے گھلنے ملنے کی عملی طور پر خود پر پابندی رکھی تھی اور دوسروں کو روکتے تھے۔

مثلاً امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے کسی قبیلہ کو ایک عامل (گورنر) کو روانہ فرمایا، ان عامل نے حساب کتاب کے معاملہ میں ایک یہودی کو نوکر رکھنے کی سفارش کی، تین خطوط میں یہی بات دہرائی، حضرت عمرؓ خاموش رہے ایک روز یہ عامل (گورنر) حضرت عمرؓ سے ملنے کو آئے حضرت عمرؓ نے دُرّہ اٹھایا اور اس عامل کو مارنا شروع کیا اور وہ آیات پڑھتے جاتے تھے ۔جن میں مؤمنوں کو یہود و نصاریٰ، کافروں کو دوست نہ بنانے، بلکہ مؤمنوں کے سوائے دوسروں کو دوست بنانے سے منع فرمایا گیا ہے اور مزید یہ بھی تلاوت فرماتے جاتے تھے۔

اَے مؤمنو ! مت بناؤ تم کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے (جز ۵، رکوع ۱۸)

اَے مؤمنو! مت بناؤ تم میرے اور تمہارے دشمنوں کو دوست (جز ۲۸، رکوع ۷)

اس کے بعد عامل نے توبہ کی۔

ایک اور آیتِ مبارکہ کا ترجمہ یوں ہے۔

اَے مؤمنو! مت بناؤ تم بطانہ (دوست)   تمہارے

سوائے دوسروں کو، وہ تمہارے نقصان کی پروا نہیں کرتے۔ جز ۴ رکوع ۳

عالمِ اسلام (عرب ممالک) میں رہنے والے مصدقین کو ایسے لوگوں سے بہت زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جو کہ عظمت آدم کے منکر ہیں جس طرح ابلیس نے عظمتِ آدم کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ ابلیسی توحید والے نہ تو بڑوں کی تعظیم کو گوارہ کرتے ہیں اور نہ ہی اولیاؒ سے محبت رکھتے ہیں اور نہ ہی انبیاؑ کی عظمت ان کے دلوں میں ہے بلکہ خود ذات پاک رسالتمآبؐ کی عظمتوں کو گھٹانے کے در پے رہتے ہیں اور وہ تمام راستے جو حضور کی محبت اور عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنے کے موجب ہوتے ہیں ان راستوں کو بھی کاٹ دیتے ہیں۔ اب دیکھئے نا احتراماً قدم بوسی کرنا ناگوار۔ زیارت قبور سے منع کیا جاتا ہے حضورؐ کو عام بشر کی طرح سمجھتے اور سمجھاتے ہیں۔ مدینہ منورہ جانے کی ضرورت نہیں سمجھتے، اہل بیت کے بھی دشمن ہیں چنانچہ حال ہی میں ان ہی کے ایک آدمی ذاکر نائک نے حضرت امام حسینؓ کی شان میں گستاخی کی ہے، جس کے بعد سے اس کا نام بطور مقرر سننے میں نہیں آرہا ہے۔

بغضِ رسولؐ ایسا گناہ عظیم ہے کہ اس کے مقابلہ میں امتیوں کے سارے گناہ ماند پڑجاتے ہیں لہٰذا ایسے دشمنان خدا اور دشمنانِ رسولؐ سے قریب رہنا ہی ایمان کو کھو دینا ہے، یہ رسول بیزار امتی وسیلہ کے قائل نہیں، میتوں کے لئے دعائے مغفرت کے قائل نہیں روحانیت کے قائل نہیں۔ حضور صلعم کے معجزات پر بھی ان کی زبانوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں بہر حال ایسے رسول بیزار امتیوں سے خود کو بچا کر رکھنا دانشمندی ہے اور ساتھ دینا، ان سے تعلیم پانا اور ان کی صحبت میں رہنا عین بے وقوفی ہے اور بدبختی بھی۔ ان کی زبانوں سے بار بار دین، اسلام، نماز، اقامتِ دین یا عظمت قرآن جیسے نعرے صرف امت کو اپنے نبی ﷺ سے دور کرنے کے پرفریب ہتھکنڈے ہیں، اس فریب سے دور رہنا ہر

امتی کا فریضہ ہے۔دماغی دھلائی کے یہ ماہرین ہیں مصدقین کو بھی نہیں بخشتے۔قرآنِ شریف وحدیث شریف کے عنوان سے بھٹکا دیتے ہیں لہٰذا ایسوں سے کوئی بحث نہ کریں۔اوران کے پیچھے نماز پڑھنے سے خود کو بچا کر رکھیں۔ہرلمحہ یہ خیال رکھیں کہ ہم حضور پرُنور ﷺ کی امت سے ہیں اور حضور پرُنور مہدیٔ موعود علیہ السلام کی قوم میں ہیں۔

وہ مصدقین جو عرصۂ دراز سے وہاں مقیم ہیں انکے لئے بھی یہی مشورہ سودمند ہوگا جو امریکہ میں مقیم مہدویوں سے عرض کیا جارہا ہے۔قرآنِ شریف کی ایک اور آیت کا مفہوم یوں ہے کہ،

''پس ! تو ان لوگوں سے مُنہ پھیر لے جنھوں نے ہمارے ذکر سے مُنہ پھیر لیا اور دنیا کی زندگانی کے سوائے کسی اور بات کا ارادہ نہیں رکھتے۔''

عالمِ عیسایت میں برسہابرس سے مقیم حضرات سے گذارش ہے کہ وہ مذکورہ آیتوں پر غور فرمائیں امریکہ میں بے شمار مصدقین مقیم ہیں۔ہماری مخاطبت خاص طور پر ان حضرات سے ہے جو کم وبیش چالیس سال سے وہاں مقیم ہیں اُس زمانے میں یہاں حالات واقعی ایسے ہی تھے کہ امن وسکون سے تعلیم حاصل کی جائے اور روپیہ کما کر یہاں بھجوایا جائے۔آپ حضرات نے الحمدللہ تعلیم بھی حاصل کی، دنیاوی طور پر مالدار ہوئے امریکہ کی خصوصیات مثلاً وقت کی پابندی،نفاست،ایمانداری،محنت یا پیشہ کو عیب نہ سمجھنا وغیرہ کو اپنایا،وہاں کی دانش گاہوں کی وسعت اور حصولِ تعلیم کے مواقع سے بھرپور استفادہ کیا لیکن اس کے ساتھ وہاں کی آزادانہ زندگی،عیش وعشرت یا پرُتعیش زندگی کا معمولی سا اثر ممکن ہے کہ آپ پر بھی پڑا ہو،الغرض بارِ اَلم بھی اٹھایا اور رنگِ نشاط بھی دیکھا لیکن اب آپ حضرات عمر کی اس منزل میں آگئے ہیں کہ مزید کام کاج کی حاجت ہے اور نہ ہی نشاط کی تمنا بلکہ آپ اور ہم،عمر کی اس منزل میں ہیں کہ گویا دنیا نے ہم کو ترک کردیا ہے۔اب آپ کے سامنے ایک راستہ یہ ہے کہ واپس ملک کو آجائیں مرشد سے جڑ جائیں،نماز ذکروفکر میں زیادہ وقت گذاریں۔دھیرے دھیرے ترکِ دنیا

کر دینے کے لئے خود کو تیار کر لیں اور اس ملعون دنیا کو ترک کر دیں جس نے بقول حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایسے ایسوں کا ساتھ چھوڑ دیا جو تم سے بڑھ کر اس کے عاشق تھے۔

ترکِ دنیا مہدوی کے لئے کتنی ضروری ہے؟ امامناؑ نے فرمایا ہے کہ "ورائے ترکِ دنیا ایمان نیست" حضرت خاتم کارؑ کا ارشاد ہے کہ "جس نے دنیا کو ترک نہیں کیا اس نے مہدیؑ کے دین کو ترک کیا" جیسا کہ آپ حضرات ہندوستان تھے یہ باتیں پڑھی یا سنی ہوں گی کہ حضور مہدیٔ موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد حضورِ اکرمؐ کی پاکیزہ و پرنور زندگی کے بعض اعمالِ مبارکہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کے مبارک وسیلہ سے ہم پر فرض ہوئے مثلاً حضرت رسولِ مقبول ﷺ دعویٰ نبوت سے قبل بھیڑ بکریاں چرایا کرتے تھے اور تجارتی قافلے لے کر روانہ ہوتے تھے لیکن دعویٰ نبوت فرما دینے کے بعد آپ نے کوئی کسب نہیں فرمایا اور نہ ہی کوئی مستقل ذریعۂ آمدنی تھا۔ بی بی عائشہؓ کی روایت کے مطابق ایک ایک ماہ سے یا اس سے بھی زیادہ چولھا نہیں سلگا کرتا تھا۔ اللہ نے دیا تو گھر والوں کو کھلا دیا اور خود فاقہ کر لیا یا خود بھی ان کے ساتھ تناول فرمالیا، یہی ترکِ دنیا تھی، یہی توکل تمام بر ذاتِ خدا تھا اس طرح حضورِ انور ﷺ نے حکم فرمایا کہ 'نماز اس طرح پڑھو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اگر نہ دیکھ سکو تو یوں سمجھو کہ خدا تم کو دیکھ رہا ہے' یہی طلبِ دیدار کی تعلیم تھی۔ مہدیٔ موعودؑ کے وسیلہ سے ترکِ دنیا، توکل، اور طلبِ دیدارِ خدا ہم پر فرض ہوئے۔ اس طرح دیگر فرائضِ ولایت بھی حضورِ اکرم ﷺ کے مبارک اعمال سے ماخوذ ہیں اب ساری دنیا کو مہدیٔ موعود علیہ السلام کے احکامات پر چلنا ہوگا منکرین تو خیر مہدیٔ موعودؑ کے ہی انکار کرنے والے ہیں تو آپؑ کی تعلیم یا احکام کو کیا قبول کریں گے لیکن مصدقین کے لئے لازمی امر یہ ہے کہ وہ امامناؑ کی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہیں اور عمل کریں۔

آپ حضرات نے واپسی کا ارادہ کر لیا ہے تو یہ نفس پر ایک جبر ہے اور مجاہدانہ اسپرٹ سے کم نہیں اور شروع میں تو بڑے ہی بوجھ یا بار جیسی بات ہوگی لیکن یاد رکھیے ابتدا میں یہ مصروفیت کٹھن ضرور محسوس ہوگی لیکن فضلِ خداوندی سے آسانیاں ہوتی جائیں گی توجہ فرمائیے کہ جنت سختیوں یا تکالیف سے گھیر دی

گئی ہے تو حصولِ جنت اور اس سے بڑھ کر دیدارِ خدا کے لئے ضرور کچھ تکالیف برداشت کرنی ہوں گی ۔

مثلاً یہاں اب بھی وقت کو ضائع کرنے کا چلن عام ہے۔حمل ونقل کی وہ سہولتیں جو آپ وہاں برت چکے ہیں یہاں پر اتنی عام نہیں ہیں ۔رہائش ،صحت وصفائی وغیرہ کی سہولتیں امریکہ کے مقابل کم ہی ہوں گی ۔خوراک کے معیارات بھی وہاں کے جیسے نہیں ہیں، ان تمام سے ہٹ کر اولادوں کا وہاں قیام اور آپ حضرات کا ہندوستان میں مقیم ہو جانا نفس پر بڑا شاق گذرے گا لیکن فی الوقت آپ یہاں آجاتے ہیں اور مہدویہ اصولوں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں تو کل کو آپ کی اولاد بھی اس روش کو اپنائے گی ۔

جس طرح آپ کامیاب ہوں گے ۔انشاءاللہ آپ کی اولادیں بھی آپ کی روش پر چل کر دینی طور پر گرخ رُور ہیں گی ۔آمین !اگر آپ لوگوں میں سے بعض لوگ ہندوستان کو واپس چلے آنے کے موقف میں نہیں ہیں اور کچھ مشکلات درپیش ہیں تو ان کے لئے عرض ہے کہ وہاں امریکہ ہی میں رہ کر اپنی زندگی کو خدا کی طلب میں بسر کرنے کا پکا ارادہ فرمالیں ،خود نمازوں وذکر کی نشستوں کی پابندی کریں امامناؑ کی سیرت مبارکہ اور تعلیمات کا اور بزرگوں کی سوانح اور لیل ونہار کا مطالعہ کریں اور دیگر مصدق لوگوں کو بھی ایسی باتوں کی جانب توجہ دلائیں .دائروں کی زندگی ہماری زندگیوں پر جاری ہو جائے جیسا کہ ہماری قومی کتب میں بیان کی گئی ہے ۔

ترکِ دنیا ابھی نہ سہی کم از کم دل کی توجہ کو دنیا سے ہٹا کر اللہ کی طرف لانے کا آپ نے ارادہ کرلیا تو انشاءاللہ پھر آپ حضرات کی زندگی میں انقلاب آجائے گا شب و روز طلب مولیٰ میں گذریں گے۔تقویٰ وپرہیزگاری ،ذکر وفکر آپ کے معمولات بن جائیں گے ۔اپنوں میں سے بھی کسی کو جو کہ متقی وپرہیزگار اور خدا کا سچا طالب ہے امیر بنالیں ۔ذکر وفکر کے ساتھ شب بیداری کے لئے کوشش خدا تک نہایت تیز گام کردے گی ۔انشاءاللہ پھر تو آپ کے لئے امریکہ سے واپسی میں جو رکاوٹیں حائل ہیں وہ دور ہو جائیں گی ۔اور آپ یہاں آجائیں گے اس طرح آپ کا یہ سفر مہاجرانہ انداز لیے ہوئے ہوگا کیوں کہ آپ دنیا چھوڑ کر خدا کی طلب میں یہ سفر کر رہے ہیں ۔

یہاں پر غیر مقیم حضرات کے لئے سہولتوں کی باتیں اخبارات میں چھپتی ہیں ان ہی خطوط پر آنے والے حضرات کے قیام وطعام، حمل ونقل طبی امداد اور دیگر سہولتوں کا اہتمام انشاء اللہ وسیع بنیادوں پر ہو سکتا ہے۔

خدا کی طلب میں ایک قدم چلنا بعد کے قدوم کے لئے سنگِ میل ثابت ہوگا اور خدائے تعالی اپنے فضل وکرم میں اضافہ فرمادے گا بس ایک بار دل کا پھرنا اور وہ بھی ذات باری تعالی کے حاصل کرنے کے لئے دل کا پھرنا ہے اور دل کو جلانا ہے پھر اس کے بعد بقول شاعر۔ ع

شمعیں ہزار جل کے اجالا نہ کرسکیں

ایک دل جلا تو دور تلک روشنی گئی

گذشتہ برسوں کی بندھی ٹکی زندگی کو لات مار کر ایک نئی شروعات کرنا حصول ذات باری تعالی کے لئے ضروری اور ناگزیر ہے۔ ورنہ وہ لوگ جن کی زندگی خدانخواستہ غفلت میں گزری آیندہ دنوں میں بھی خدانہ کرے ویسی ہی غفلت میں ہونے کے امکانات یا خدشات موجود رہیں گے۔

مذکورہ بالا تحریر سے آپ حضرات قطعاً یہ نہ سمجھ لیں کہ یہاں پر مقیم ہم جیسے لوگ پورے کے پورے مذہبی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں یا دودھ کے ڈھلے ہیں۔ ہم بھی بے عملی، غفلت شعاری، اور طلب مولی میں سست رفتاری کا شکار ہیں۔ دعا کریں کہ ہم بھی طالب صادق بنیں۔ آمین۔

مصدقین خواہ ہندوستان میں ہوں یا دنیا کے کسی حصہ میں حسب آیت قرآنی (مفہوم) ''ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے''، سکرات، موت اور عذاب قبر پر یقین رکھتے ہیں، اور خدائے تعالی کی گرفت سے ڈرتے ہیں اور اسی کی رحمت پر بھروسہ رکھتے ہیں ص۔

حیدرآباد سے شائع ہونے والے اردو، روزنامہ ''منصف'' میں ۲۴ / اگست ۲۰۰۷ء تا ۲۸ / سپٹمبر ۲۰۰۷ء تک چھ قسطوں پر مشتمل ''قبر کی زندگی کے چند مناظر و واقعات ومشاہدات'' کے عنوان سے ہر جمعہ کے ایڈیشن میں شائع ہوئے' اس کے لکھنے والے ڈاکٹر نور احمد' نشتر مڈیکل کالج' ملتان' پاکستان

ہیں وہ عذاب قبر کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ مرنے والے نے مرنے سے پہلے پکوڑے، مرچی اور دودھ مانگا' پہلا لقمہ وہ کھا نہ سکا اور اس کا دم نکل گیا۔ انہوں نے بتلایا کہ ان کے دوران پریکٹس تقریباً سو افراد کا انتقال ہوا جن میں سے صرف تین افراد نے کلمۂ طیبہ پڑھا اور انتقال کیا۔ باقی ۹۷ افراد نے، ملک شیک مانگا، فلمی افراد کو یاد کیا یا کوئی دنیاوی بات چیت کرتے ہوئے مر گئے۔

عذاب قبر کے واقعات مختصراً درج کئے جاتے ہیں:

☆ قبر سے ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز۔

☆ قبور میں آگ' وجہ نماز کا چھوٹ جانا اور استنجا کے وقت صفائی کا خیال نہ رکھنا۔

☆ انتقال کے بعد سانپ میت کو لپٹ گیا' میت کو قبر میں دفن کرنے سے پہلے تھوڑی دیر دور رہا قبر میں اتارنے کے بعد میت کو لپٹ گیا۔ وجہ مردہ نے موت سے قبل کلمہ نہیں پڑھا تھا بلکہ کلمہ کو گالی دی تھی۔

☆ زندہ شخص کو خواب میں دکھلایا گیا کہ مردے پر کیا عذاب ہو رہا ہے۔ یعنی مردہ کی پیشاب کی نالی میں چمکدار چابک جیسی چیز داخل کی جا رہی ہے درد اور تکلیف سے مردہ تڑپنے لگا۔ پھر خواب دیکھنے والے کو بھی اس طرح کی تکلیف سے دوچار کر دیا گیا۔ خواب سے بیداری کے بعد اس نے دیکھا کہ بستر گیلا ہے سرہانے تک پانی ہی پانی ہے۔ پیشاب کا رنگ سرخ تھا۔ چھ ماہ تک یہ شخص خون جیسا پیشاب کرتا رہا تمام معائنوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ خواب میں جو مردہ کو عذاب تھا اس کی بے راہ روی (زنا کاری) کی وجہ سے تھا۔ ممکن ہے کہ دیکھنے والے کو بھی اس کی بدعملی کی وجہ یہ عذاب چکھنا پڑ رہا ہو۔ الغرض چھ ماہ تک توبہ، استغفار کرنے سے وہ شخص اس مصیبت سے نکلا۔

☆ عذاب قبر سے عورت کی چیخیں قبر سے باہر سنائی دے رہی تھیں۔

☆ دفن کے پانچ دن بعد قبر کھولنے پر چمکدار موٹی مکھیاں، موٹے کیڑے، قبر کی تہہ میں سانپ اور بچھو۔

☆ قبر کھودنے پر سخت بدبو، رشتہ دار بھاگ گئے۔ ایک عجیب سانپ نکلا جو دنیا میں نہیں دیکھا

جاتا۔دن بھر قبر کھلی ہی رہی لیکن بدبو میں کمی نہیں ہوئی۔

☆قبر سے چیخنے کی آواز،سانپ میت کے مُنہ کو ڈس رہا تھا۔

☆قبر سے آگ کے شعلے نکلے۔

☆اسّی سالہ عورت کو دو گز کا اژدہا چمٹا ہوا

☆انتقال سے پہلے کرب سے آنکھیں ابل پڑیں،شکل ڈراونی ہوگئی،وجہ:زندگی میں مردہ کی زمین پر بنا اجازت گذرنے والے شخص کو اس نے بندوق سے مار کر زخمی کردیا تھا۔اور وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا تھا۔

☆میت کے دفن سے پہلے قبر آپس میں مل گئی۔دوسری قبر کھودی گئی،وہ بھی مل گئی،تیسری قبر کھود نے پر چشمہ کے پانی کی طرح سانپ بچھو ابلنے لگے۔لیکن کسی کو ستایا نہیں۔

☆میت قبر میں اتاری گئی،ایک سانپ کمر کے نیچے سے کندھوں کے اوپر تک اور دوسرا سانپ پاؤں کے نیچے سے ہوتا ہوا سر تک اوپر آیا دونوں سانپوں نے نعش کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کردیا جیسے آرا کسی چیز کو چیر دیتا ہے۔

☆میت کے دفن کے بعد فرشتے آئے تھے جن کی صورتیں ہیبت ناک تھیں۔

☆زیورات کی زکوۃ ادا نہ کرنے کی یہ سزا ملی کہ،زیورات جسم کا حصہ بن گئے۔جو الگ نہ کیے جا سکے کیوں کہ زیورات کو نکالنے کی کوشش سے جسم کٹتا رہا۔اسی حال میں دفن کردیا گیا۔دفن کے بعد بھی عذاب کی شدت سے قبر سے آوازیں آتیں۔بیٹے نے دیکھا کہ زیورات سرخ رنگ کے تھے اور آگ کی طرح مرنے والی کو عذاب پہنچا رہے تھے قبر کو بند کردیا گیا اور بیٹے نے توبہ واستغفار کا سہارا لیا۔

☆نماز کا مذاق اور نماز کے لئے بیدار کرنے پر ''زیادتی'' کہا ایسے شخص پر مرنے سے پہلے فالج کا حملہ ہوا،آدھا جسم ختم ہوا،چلنا پھرنا بند ہوگیا حتیٰ کہ پیشاب کرنے کے لئے بھی معذوری آگئی۔

☆قبر سے بچاؤ بچاؤ کی آوازیں،قبر کھولی گئی نہایت گرم تھی مردہ کے بازو کو پکڑنے والے شخص کا

ہاتھ جل گیا قبر بند کردی گئی ۔مذکورہ بالا واقعات پاکستان کے ہیں اور عذاب سے گذرنے والے بھی مسلمان ہیں ۔اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اعمال بُرے ہوں تو کیا اس طرح کے عذاب مصدقین پر بھی گذرتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی رحمت نے جب دیکھا کہ مسلمانوں نے مسلمانی ترک کردی ہے ایمان ختم ہوکر صرف مجذوبوں میں باقی رہ گیا ہے تو رحمت جوش میں آئی اور اپنے خلیفہ (یعنی مہدیٔ موعودؑ) کو روانہ فرمایا خلیفۃ اللہ مہدیٔ موعود علیہ السلام نے اپنے منصب کی ذمہ داری کو بفضلِ خدا، ادا فرمایا۔

حضرت مہدیٔ موعودؑ نے فرمایا، جس کا مفہوم یوں ہے اگر تم بندہ کا پوست پہن لوگے میرا خدا اس پر قادر ہے کہ بندہ کے پوست کو ہٹا کر تم کو عذاب دے۔ یہ بندہ جو کچھ عصر و مغرب کے درمیان بیان کرتا ہے اس پر عمل نہ کروگے تو عذاب سے نہ بچ سکو گے مہدیٔ موعود ؑ کے صدقہ خواروں میں یہی چلن رہا ہے کہ کبھی بھی انہوں نے کسی کو شریعت کی خلاف ورزی پر دلیر نہیں کیا بلکہ نہایت عمدہ پیرائے میں عمل کی تاکید کرتے آرہے ہیں۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ تم کو ہر گناہ کی آزادی ہے مَیں تم کو بخشوا دونگا۔ یا تم سے عذاب قبر کو دور کروا دوں گا۔

اب آیئے مہدیٔ موعودؑ کا صدقہ کس قدر جاری ہے۔ اس پر غور کریں ۔ہمارے ہاں حظیروں کی بہت بڑی اہمیت ہے .سلطانِ حظیرہ کی زندگی عموماً ترکِ دنیا ذکرِ دوام اور دیگر فرائضِ نبوت و ولایت پر کاربند رہ کر گذری ہے ۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مقامِ قرب عطا فرمایا روز آنہ اس کا فضل ان حضرات پر جاری ہے اور یہ فضل اور نور کی بارش سے حظیرہ کے اندر تمام مدفون حضرات کو فائدہ پہنچتا ہے۔

انسان یا جانور تک ماحول سے متاثر ہوتے ہیں بلکہ پودوں پر بھی موسیقی کے اثر سے ان کی نشو ونما ہوتی ہے۔انسان اگر کسی موسیقی کی محفل میں ہو تو اس کے جذبات کچھ ہوتے ہیں اور غم کی محفل میں ہو تو اس کے برعکس جذبات ہوتے ہیں اگر خوشی کی محفل میں پہنچ جائے تو اس کی حالت علحدہ ہوتی ہے اگر

مذہبی محفل میں جاتا ہے اس کو اپنے گناہوں کا یا بے عملی کا خیال آتا ہے۔

اس مثال سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جب کوئی آدمی خواہ زندگی میں کوئی قلیل عمل ہی کیوں نہ کیا ہو؟ انتقال کے بعد حظیرہ میں دفن ہوجائے گا کچھ مدت کے بعد وہ ذکر ''اِلَّا للہ ثُوں ہے لَا اِلٰہ ہوں نہیں'' شروع کردے گا کیونکہ سارا حظیرہ یعنی تمام اہلیانِ قبور مصروفِ ذکر رہتے ہیں۔

حظیروں میں بعض اوقات جو واقعات ہوتے ہیں، مثال کے طور پر پیشِ خدمت ہیں۔

۱۹۹۰ء میں حیدرآباد میں فسادات ہورہے تھے۔حظیرہ حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ میں لوگوں کو نظر آیا کہ سبز لباس میں ہزاروں لوگ جن کے ہاتھوں میں تلواریں ہیں موجود ہیں۔پولیس کی طرف سے حظیرہ کے اندر سرچ لائٹ سے دیکھا گیا لیکن پولیس کو کوئی بھی آدمی نظر نہیں آیا۔

انگریزوں کے دور میں حظیرہ حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا چی کوڑہ میں ریلوے لائین حظیرہ سے گذارنے کا منصوبہ تھا لیکن وہ پورا نہ ہوا بازو سے لائین گزری ہے۔

انگریزوں ہی کے دور میں بمقام ہروڑ (ٹاملناڈو) حضرت میاں سید یعقوب روشن میاں رحمۃ اللہ علیہ کے عین حظیرہ ہی میں اسٹیشن بنانے کا منصوبہ تھا لوگوں نے انگریزوں سے کہا کہ ایسا نہ کریں یہاں ہمارے بزرگ ہیں اس لئے اس حظیرہ کو محفوظ رکھا جائے لیکن افسر نے کہا اگر تمہارے بزرگ صاحب کمال وکرامات ہیں تو وہ خود ہی اپنی حفاظت آپ کرلیں گے۔یہ کہہ کر اس نے سروے کے لئے دور بینوں کو نصب کروادیا، انجینئر نے جب دوربینوں سے دیکھنا چاہا تو گھپ اندھیرا نظر آیا،اس کے ہٹنے کے بعد دوسرا انجینئر آیا اس کو بھی دوربینوں سے اندھیرا ہی نظر آیا۔دوبارہ جب اس نے دیکھا تو اس کی بینائی چلی گئی ہیبت و پریشانی میں گڑگڑانا شروع کردیا اور کہا بے شک تمہارے بزرگ سچے ہیں۔صدقِ دلی سے حضرت کی قبر پر گر کر توبہ کی کچھ دیر بعد قدرتِ خداوندی سے اس کی بینائی لوٹ آئی۔اسٹیشن وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ بنایا گیا۔

اس واقعہ کے برسہا برس بعد تک انگریز ریل سے گذرتے تو ٹوپیاں احترام سے اتارکر گردنوں کو جھکا دیتے تھے۔

مرشدین کرام کی مدد ودستگیری کے بے شمار واقعات ہیں۔مثلاً امامنا علیہ السلام کے پہلے کے ایک بزرگ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کامشہور واقعہ ہے کہ ان کے مرید کووقتِ اخیر شیطان نے بھٹکانے کی کوشش کی اوراصرار کررہا تھا دلیل سے ثابت کروکہ خدائے تعالیٰ کا وجود ہے یہ صاحب دلائل دیتے جاتے تھے اوروہ دوسری دلیلوں سے کاٹ دیتا۔آخرِ کار یہ پریشان ہوئے،ان کے مرشد وضوکررہے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو یہ بات معلوم ہوگئی انہوں نے لوٹا پھینک کر کہا کہ ’’بول خدا کو بلا دلیل کے مانتا ہوں‘‘مرشد کے اس جواب پر شیطان مایوس ہوکر چلا گیا۔

ہمارے پاس بھی کسی کا وقتِ آخر آنے پر مرشد کو بلایا جاتا ہے مرشد پس خوردہ دیتے ہیں اور ذکر کی تلقین کرتے ہیں یا گھر والوں کومریض کے کان میں ذکر اللہ کی آواز پہنچانے کو کہتے ہیں اس طرح سے مریض زبان سے بولنے کے قابل نہ بھی ہوتو دل سے ذکر اللہ میں مشغول ہو جاسکتا ہے۔

خدائے تعالیٰ نے مہدیٔ موعود علیہ السلام کے صدقے اور وسیلے سے ہم پر آسانیاں فرمادی ہیں ۔مثلاً تصدیق کے بعد ذکر اللہ کی توفیق،بڑھاپے سے پہلے ہی ترکِ دنیا کی طرف دلوں کا مائل ہوجانا ۔فرمانِ مہدیؑ ’’مؤمن کی پاکی کھاٹ پر‘‘کی روشنی میں عمرِ طبعی کو پہنچنے کے بعد بیمار ہوکر عرصہ گذار کر مرنے کواچھا سمجھنا پھر انتقال کے بعد میت پلنگ پر مرشد کے دائرہ کو آتی ہے،جس سے میت کوہجرت کے ثواب میں کچھ حصہ مل جاتا ہے،اوراس کے بعد کے درج ذیل اعمال سے اللہ تعالیٰ میت کے عذاب میں تخفیف فرمادیتا ہے،غسلِ میت،پھر ساٹھی عمر قضاء کی ادائی، پھر نمازِ جنازہ کی مرشد کی طرف سے ادائیگی پھر حظیرہ میں جا کر مشتِ خاک دی جاتی ہے(جس میں دیگر لوگ بھی مشتِ خاک دیتے ہیں)اورتدفین کے بعد مرشد پانی یا مٹی سے مہر کردیتے ہیں۔تدفین کے لئے قبر کی جگہ بھی مفت مل جاتی ہے ہمارے بزرگوں نے حظیروں کی زمین یا تو خود خرید فرمائی تھی یا ان حضرات کواللہ کے نام پر

ملی تھی ،اس کوقوم کے لئے وقف فرمادیا،اسی لئے ہمارے پاس ہڈواڑ کے لئے زمین بلا قیمت للہ دی جاتی ہے۔

جس طرح سود یارشوت کا لینے والا سخت گنہ گار ہوتا ہے اس طرح سود کا ادا کرنے والا گنہ گاراور رشوت کا دینے والالعنتی ہوتا ہے۔ایسا ہی ہڈواڑ کے لئے زمین روپیئے لے کر فروخت کرنا اور روپیئے دے کرخریدنا دونوں گناہ کے کام ہیں۔بفضل خدا بزرگوں نے ہم کواس طرح گنہ گار ہونے سے بچا لیا،لہٰذاحظیروں میں ہڈواڑ کی جگہ بلا قیمت مل جاتی ہےاورانشاءاللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

بات قبور کی جگہوں کی چل رہی ہےتو یہ بھی پڑھتے چلئے کہ اگر کوئی شخص دوسروں کے ہڈواڑ میں اپنے کسی عزیز یا عزیزہ کودفن کردیتا ہےتو غاصب قرار پائے گا،دیکھنے والوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کوروکیں یا کم ازکم ٹوکیں،اس پر بھی نا مانےتو غاصب لائق عذاب ہوگا،اورروکنے والے نے اپنا حق ادا کردیا اور گناہ سے بچ گیا،اگر نہ روکےتو خود بھی گناہ گارہوتا ہے۔

قارئین کرام:بات چل رہی تھی میت کومشت خاک دینے کی اس کے بعد تدفین کی اورپھرمہر کرنے کی اب آگے پڑھیئے

واپس آ کرمجلسِ پُرسہ ہوتی ہے،اورمیت کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔اورخوبیوں کا جوذکر کیا جاتا ہےوہ بارگاہِ خداوندی میں قبول فرمالیا جاتا ہے۔

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا اورحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا: دفن کے بعد اس روز میت کو کور کی تختی اور پرسش ہوتی ہے، اوردسویں روزاوربیسویں روزاورچالیسویں روزکور کی تختی اور پرسش ہوتی ہے اوراسی طرح سال بھرتک ہوتی ہے ۔

اسی واسطے ثواب کی نیت سے بزرگانِ دین دہم ،چہلم ششماہی سالیانہ

عرس کے روز فقراء اور متعلقین کو کھانا کھلانے کا طریقہ جاری رکھا ہے۔(دیکھیے چراغ دین نبوی ﷺ صفحہ ۱۱۸)

چوتھا' دسواں' بیسواں' چالیس واں ششماہی' نوماہی' اور برسی ان مقررہ دنوں میں غریبوں، مسکین فقرائے کرام یا مرشدین اور قریبی عزیز بھی جو مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں ان تمام کے آنے اور کھا کر جانے سے میت کو راست فائدہ پہنچتا ہے۔ ونیز ان مذکورہ ایام پر حظیرہ جا کر پھول اتارے جاتے ہیں اور فاتحہ و درود میت کے لئے فائدہ بخش ہوتے ہیں۔ الغرض یہ تمام کوششیں اللہ کی رحمت کے بھروسہ پر کی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمالیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورۂ مائدہ میں ہے جس کا مفہوم یوں ہے....

''قریب میں اللہ ایسی قوم کو موجود کردے گا کہ اس قوم کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ قوم اللہ کو دوست رکھتی ہوگی''۔(بحوالہ رسالہ مژدہ آیات جزو ۶ رکوع ۱۲ آیت ۵۴)

خدائے تعالیٰ چونکہ قوم موعودہ یعنی قوم مہدیؑ کو دوست رکھ رہا ہے اس کا یہ فضل و احسان ہے کہ اس نے ہم کو اپنے حبیبؐ کی اطاعت گذاری کی توفیق بخشی جب حبیب ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ'' جب تم کو مہدیؑ کی بعثت کی خبر ملے تو جاؤ چاہے برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے ، کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے۔''(سنن ابی ماجہؒ)

ایک اور حدیث شریف کا مفہوم یوں ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں آخر میں عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہیں اور درمیان میں مہدیؑ میری اہل بیت سے ہیں' اور ان کے درمیان ایک ٹیڑھی یا گمراہ جماعت ہے جو نہ مجھ سے ہے نہ اور نہ میں ان سے ہوں۔(مشکوٰۃ شریف) مہدیؑ موعودؑ کی تصدیق کے صدقہ میں خدائے تعالیٰ نے ہم کو ٹیڑھے یا گمراہ زمروں سے بچالیا شکر ہے۔

قوم مہدویہ کو اخراج ، ہجرت ، ایذا و قتال سے گذرنا پڑتا تھا لیکن خدائے تعالیٰ نے ہر دور میں

مہدویوں کو ثابت قدم رکھا اور انشاء اللہ قیامت تک ثابت قدم اور سلامت رکھے گا۔ موجودہ دور میں جو کل کے مختار تھے آج مجبور ہیں اس لئے انہوں نے قلم سے کام لینا شروع کر دیا 'ایک طرف تو ذاتِ امامناؑ کی شان میں گستاخیاں اور مہدویوں کے ساتھ بے ادبی یا ہماری صفوں میں سے بعض کو اپنے ایجنٹ بنا کر یا فتوے داغ کر ہمارے خلاف دشمنی جاری رکھے ہوئے ہیں یہ سلسلہ رکنے والا نہیں اپنی صفوں میں اتحاد کی شدید ضرورت ہے اللہ کا شکر ہے جس حال میں رکھے شکر ہے مہدئ موعودؑ نے بے اختیار رہنے کی تعلیم دی ہے۔

ذکر چل رہا تھا اللہ تعالیٰ کے انعامات کا 'ایسی برگزیدہ قوم میں ہم کو پیدا کرنے پر ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ ان انعامات کے باوجود بعض افرادِ قومی مہدویت کی قدر نہیں جانتے اور ان کو مہدویت کی خوبیوں سے لاعلمی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ اکلِ حرام کا پیٹوں میں جانا 'مخلوقِ خدا کی بددعائیں' بے ادبی و گستاخی 'حق تلفی' غیروں کی صحبت' اور ان شخصیتوں سے مرعوبیت وغیرہ۔ یا پھر اپنوں ہی سے تکلیف پہنچنا لیکن اپنوں سے تکلیف ہو تو کیا ہم ساری قوم سے دور ہو جائینگے؟ ہماری منزل ذات خدا ہے۔ سفر میں کئی مراحل آتے ہیں حتیٰ کہ جنت کا لالچ یا جہنم کا خوف بھی سب سے بڑی رکاوٹیں ثابت ہوتے ہیں تو کیا ہم ان سے ڈر کر سفر ختم کر دینگے؟ یہ بات ہمارے روٹھے ہوئے بھائیوں کو سمجھانے کی ہے۔ ایک اور دنیاوی مثال: صبح گھر سے جب سفر پر نکلتے ہیں تو راستہ ناہموار ' سڑکوں پر اسپیڈ بریکروں، سگنلوں، پولیس چالانات، جیسی رکاوٹیں، کوئی حادثہ ہو تو سڑک پر ٹریفک جام ، الغرض یہ تمام رکاوٹوں کو عبور کر کے ہم اپنی عارضی منزل کو جاتے ہیں اور واپس بھی آتے ہیں۔ ان رکاوٹوں سے ہم ڈر گئے تو سفر ہی نہ کر سکیں گے، اس طرح اپنوں سے تکالیف پہنچنے سے ہم' سفر کو روک تو نہیں سکتے؟ الغرض سفر جاری رہنا چاہیئے۔ رکاوٹوں کو عبور کرنا ہی لازم ہے۔

تو ضرورت ہے کہ مائل بہ پرواز یا مائل بہ ارتداد لوگوں کو مخلصانہ اور برادرانہ طور پر سمجھایا جائے کہ آپ کے دوری اختیار کر لینے سے خود آپ کا نقصان ہے مذکورہ بالا انعامات سے محرومی ہو جائے گی

آپ کے چلے جانے سے قوم کا کوئی نقصان نہ ہوگا کیونکہ یہ قوم مٹنے کے لئے وجود میں نہیں لائی گئی ہے بلکہ قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کو باقی و برقرار رکھے گا۔جیسا کہ مہدیؑ موعودؑ نے فرمایا ''ہمارے لوگ عیسیٰ سے ملاقات کریں گے''۔ قوم چونکہ اللہ کی ذات پر توکل کرنے والی ہے اس لئے ہمارے پاس کبھی بھی آدمیوں کی مالی یا سماجی حیثیت کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ بادشاہوں سے تک بے نیازی رہی۔

ہمایوں آیا چلا گیا' ساکت رہا' اکبر کے دور میں حضرت خاتم المرشد رضی اللہ عنہٗ نے اپنے جلال سے جلال الدین اکبر کو ڈرا دیا تھا۔اورنگ زیب کو حضرت سید محمد تقیؒ نے صاف جواب دیا کہ تصدیقِ مہدیؑ کے بغیر تمہاری نجات نہ ہوگی۔

مہدوی حضرات کو امامنا علیہ السلام کے اس فرمان پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ مفہوم یوں ہے...

''جس طرح مصطفیٰ (ﷺ) کے دائرہ میں مؤمن، منافق، اور کافر تھے اسی طرح بندہ کے دائرہ میں بھی مؤمن، منافق، اور کافر ہوں گے۔لیکن منافقوں اور کافروں کو خدائے تعالیٰ بندہ کے دائرہ میں نہیں مارے گا۔''

اور ہر دم دعا کرتے رہنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ ہم کو خاتمین علیہم السلام اور سیدین وصحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقہ وطفیل اپنا بنا کر رکھے اور اپنا بنا کر اٹھائے آمین۔

بذریعہ حضرت خضر علیہ السلام جو بارہ (۱۲) احکامات ولایت حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام کو پہنچے تھے، ان میں شروع کے نو احکامات فرض ہیں اور آخری کے تین احکام بھی فرض ہی ہیں لیکن جس طرح اسلام کے چار فرائض میں زکواۃ اور حج کی ادائی کے لئے صاحبِ نصاب ہونا بھی ضروری ہے اسی طرح احکامِ ولایت میں جائز آمدنی ہونے پر ہی عشر ادا کرنا، اور دائرہ میں تین فقرائے کرام ہوں تو ہی نوبت کا جاری ہونا اور دائرہ میں اللہ کوئی چیز نقد یا جنس آنے پر ہی سویت کرنا ضروری اور فرض ہیں۔

ان احکاماتِ ولایت میں مہدی موعود کی تصدیق پہلا حکم ہے۔

۱۔تصدیقِ مہدیؑ کی اہمیت حضور پرنور ﷺ کے اس فرمان سے ہی معلوم ہو جاتی ہے جس کا مفہوم

یوں ہے کہ: جب تم کومہدی کی بعثت کی خبر ملے تو جاؤ اور اس سے بیعت کرو، چاہے برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

فرح مبارک میں حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت بندگی میاں شاہ امین محمد قطعی جنتی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہمارے بعد تم کو سیاحت ہوگی، جب تمہارا گذر اصحاب کہف پر ہو تو ان اٹھا کر بندہ کی (یعنی مہدی موعودؑ) کی تصدیق کرواؤ۔

احکامِ ولایت کا دوسرا حکم ترکِ دینا ہے۔

۲۔ترکِ دنیا:- دیدارِ خدا کے لئے ترکِ دنیا ضروری ہے۔اس کے بغیر دیدار ممکن نہیں جیسا کہ اس سے پہلے آپ نے پڑھا بلکہ امامناؑ نے تو ''ورائے ترکِ دنیا ایمان نیست'' فرمایا ہے۔یعنی ترکِ دنیا کے بغیر ایمان نہیں۔اس بیان کی تشریح حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کار، ستونِ دین، آخر حاکمؓ کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ جس نے دنیا کو ترک نہیں کیا اس نے مہدیؑ کے دین کو ترک کیا۔''

حضرت مہدیٔ موعودؑ کی تصدیق کے بعد پہلا فرض ترکِ دنیا ہے۔

حضورِ پُرنور رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ سے بطورِ وصیت فرمایا کہ ''فقیر جیسا خدا کو پہنچتا ہے مالدار نہیں پہنچتا'' بقولِ شاعر ؎

شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

ایک صحابیؓ نے حضورِ اکرم ﷺ کی مہمانی کی، حضور ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی۔''یا اللہ اس کو فقیری دے'' حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا ''دنیا گندگی کا ڈھیر ہے۔اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔کتوں کی صفت جس میں کم ہوتی ہے وہ لے لیتا ہے بقدرِ حاجت (یعنی بقدرِ ضرورت) اور (لے کر واپس) پلٹ جاتا ہے اور (دنیا کا دوست) ہٹتا نہیں۔دنیا کی اس برائی کی وجہ سے اس کے چاہنے والے کو مخنث فرمایا گیا ہے۔

اس مفہوم کی ایک اور حدیث شریف ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ'' دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے

والے کہتے ہیں اور بُرا وہ ہے جو اس پر ٹھہر گیا۔ یہ حدیث شریف ہر مصدق کو سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ" کیا میں نے دنیا کمائی اور اس کو چھوڑ دیا؟ یا ابھی تک خدانخواستہ اس کے چنگل میں ہی پھنسا ہوا ہوں؟" اگر ایسا ہو تو دعا کرے گا کہ یا اللہ تو مجھے اس دلدل سے نکال اور سچا فقیر بنادے' اپنا بنا کر رکھ اور اپنا بنا کر اُٹھا۔

امامنا مہدیؑ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ" دنیا تمہارے لئے ہے اَے کافرو، اور عقبیٰ تمہارے لئے ہے اَے ناقص مؤمنو۔ اور خدا میرے لئے ہے اور میری پیروی کرنے والوں کے لئے ہے۔

مرید دنیا کو امامناؑ نے دوزخی فرمایا ہے۔

دنیا پر خدا کا غضب ہے اور دنیا کو کبھی اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا، اس لئے اس کو چھوڑ دینا اور جلد سے جلد چھوڑنا دانش مندی ہے۔

فقیروں کے تعلق سے امامناؑ نے فرمایا

☆خدا کے فقیر خودی کو کھاتے ہیں

☆صبح کا فقیر آخر روز شام کے فقیر کا مرشد ہے کیوں کہ آخر میں آنے والا اول والے کو دیکھ کر آیا، لہٰذا اول مرشد ہے۔

حضرت بندگمیاں شاہ نظام رضی اللہ عنہٗ پانی کے نزدیک تشریف فرما تھے مور کے بچے پانی پینے آئے۔ آپؓ نے اپنے فرزند بندگمیاں شاہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہٗ سے دریافت فرمایا

کیا تم جانتے ہو کہ ان بچوں میں نر کون ہے ؟ اور مادہ کون ؟ میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ نے عرض کیا معلوم نہیں۔ حضرت شاہ نظامؓ نے فرمایا جو بچہ پچھلے پَیر سے پانی سے باہر آتا ہے وہ نر ہے اور جو رخ کر کے آتا ہے وہ مادہ ہے پھر فرمایا نر وہ ہیں جو اپنی دم کو پانی میں تر ہونے نہیں دیتے۔ بندگانِ خدا دنیا میں آئے اور کسی گناہ میں اپنی ذات کو آلودہ نہیں کیا، باایمان گئے۔

جو مادہ ہیں وہ اپنی دم کو تر ہونے دیتی ہیں یعنی بعض بندگانِ خدا دنیا میں آئے اپنی ذات کو گناہ میں

آلودہ کیا اور بے ایمان ہو کر گئے۔

دنیا سے بے رغبتی کے لئے امامناؑ نے یہ دعاء سکھلائی ہے۔ اللھمّ ہمیں مسکین جلا، مسکین مار اور قیامت کے روز مسکینوں کے زمرے میں ہمارا حشر فرما۔ مذکورہ دعاء دوگانہ لیلۃ القدر کی نماز کے بعد دیگر دعاؤں کے ساتھ مانگی جاتی ہے۔

فقیر کیسا ہونا چاہئے ؟ حضرت شیخ عبداللہ انصاریؒ نے فرمایا

مٹی چھائی ہوئی اس پر پانی کا چھڑکاؤ نہ پاؤں کی پیٹھ (پنجے) پر گرد آتی ہے نہ تلوے میں درد ہوتا ہے۔

ترکِ دنیا کو اس لئے فرض فرمایا گیا کہ دل سے دنیا کی محبت دور رہو۔ اگر دل میں دنیا کی محبت رہتی ہے تو پھر خدا کی محبت نہیں آسکتی۔ صاحبِ انصاف نامہ میاں ولی جیؒ نے فرمایا ''جو دل کہ دنیائے فانی کی حرص و محبت اور اس کے بے کار مشاغل سے مردہ اور فاسد ہو جاتا ہے اگر اس کو وعظ و نصیحت کریں تمام قرآنِ شریف، احادیثِ مبارکہ، مہدیؑ و یارانِ مہدیؓ اور مشائخینؒ کے اقوال سنائیں تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا، اور نصیحت قبول نہیں کرے گا۔ اور ہوشیار نہ ہوگا۔ بلکہ اس کو اور وحشت ہوگی۔

دینِ خدا کی فقیری کو توڑنے والی بارہ چیزیں

مرشدینِ پیشین (گذشتہ دور کے مرشدین) کا اس امر پر

اتفاق ہے کہ از روئے احکامِ قرآنِ شریف، فرامین رسول و مہدی علیہم السلامؑ حسبِ ذیل بارہ امور، نواقض فقیری یعنی فقیری کو توڑنے والے ہیں ہیں یعنی حکمِ صحبت کو زائل اور حقِ ارشاد کو ساقط کرتے ہیں۔

۱۔ زنا ۲۔ سود خوری ۳۔ جـــــــــــوا ۴۔ خونِ ناحق ۵۔ کسی شریف عورت یا مرد پر بہتان باندھنا ۶۔ تعیین اختیار کرنا ۷۔ رشوت دینا یا لینا ۸۔ جادو کرنا یا کروانا۔ کسی کی جان لینے کے لئے

ہو یا دل پھرانے کے لئے۔۹۔چوری۔۱۰۔تین روز پے در پے (مسلسل)مزدوری کرنا۔۱۱۔دنیا داروں سے سوال کرنا۔۱۲۔نشہ آور چیزیں استعمال کرنا (از تذکرۃ المرشدین ، ماخوذ از چراغ دینِ مہدیؑ)فقرائے کرام ان باتوں کوملحوظ رکھ کر اور عمل کی کوشش کرتے ہیں جوخدا دے اس سے عشر ادا کرتے اور خدا کے فضل سے برائیوں سے دور رہتے ہیں۔

حکمِ ولایت کا تیسرا حکم طلب دیدارِ خدا پر کچھ جائیں۔

۳۔طلب دیدارِ خدا: مہدیٔ موعودؑ کی تصدیق کے بعد دوسرا فرض ہے طلب دیدارِ خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی لذت یا راحت کے تعلق سے حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ’’کسی شخص کی ناک میں رسی ڈال کر تمام زمین پر پھرائیں اور اس کوخدا تعالیٰ کی بینائی سوئی کے سوراخ میں سے ہو جائے تو اس کو ایسی راحت ہو، پھر وہ کہے کہ ہم کو ہزار سال زمین پر پھرائیں تا کہ ہم کو (دوبارہ) ایسی راحت ہو۔

امامناؑ نے یہ بھی فرمایا کہ ’’خدا کے طالب کے سامنے سے خدا کہاں جائے گا، طالب ہونا چاہئے، خدا جلد حاصل ہوئے یعنی

طالب صادق اور مرشد کامل ہو تو جلد خدا کو حاصل کرے۔

ایک بار امامناؑ نے قاضی قادنؓ سے پوچھا تم کہاں کے قاضی ہو؟ قاضی صاحب نے کہا سندھ کا.پھر فرمایا سندھ کس کا ملک ہے؟ عرض کیا جام مندہ کا، پھر سوال فرمایا جام مندہ کس کا ہے؟ عرض کیا خدائے تعالیٰ کا.حضرتؑ نے سوال کیا خدائے تعالیٰ کس کا ہے؟ قاضی نے عرض کیا یہاں تک اپنے علم سے میں نے جوابات دیے ہیں ہمارا علم ختم ہو چکا جو کچھ خوند کار فرمائیں وہ حق ہے.حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

’’اے قاضی خدا اس کا ہے جوخدا کو حاصل کرے‘‘

درج ذیل فرامین خاتمین علیہم السلام کتاب ترغیب الطالبین سے لئے جارہے ہیں۔

حضورِ پُرنور ﷺ نے فرمایا:

اپنے پیٹوں کو بھوکا رکھو، اپنے جگر کو پیاسا رکھو، اور اپنے جسم کو

برہنہ (زیب وزینت کے بغیر جو اللہ دے وہ پہن لو) رکھو تو شائد تم اپنے رب کو دیکھ سکو۔

غیر مہدوی یہ سمجھتے ہیں کہ دیدار ہوگا تو آخرت میں لیکن اس دنیا میں دیدار کے تعلق سے حضورِ پُرنور مہدی موعود علیہ السلام نے ایک مخالف ملّا سے یوں سوال فرمایا

موتو قبل ان تموتو (یعنی مرنے سے پہلے مرجاؤ) حدیث مصطفیؐ ہے یا نہیں؟

ملّا نے کہا ہاں ہے۔ پھر آپؑ نے سوال فرمایا: مرنے کے بعد مومن کو بہشت میں وعدہ دیدار ہے یا نہیں؟

ملّا نے کہا ہاں ہے

پھر سوال فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس جنت ہے جس میں حور ہیں نہ قصور بلکہ تجلّی ہے جہاں ہمارا رب ہنستا ہے۔ آیا یہ حدیث ہے یا نہیں؟ ملّا نے کہا ہاں ہے

اس کے بعد امامناؑ کے مبارک اور پُرنور چہرہ کو دیکھ کر بغیر کچھ کہے چلا گیا۔

ایک ملّا کو جو دنیا میں دیدارِ خدا کا منکر تھا اس سے حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے بیناؤں (دیکھنے والوں) کا مذہب اختیار کیا اور تم نابیناؤں کے مذہب والوں کے ساتھ ہو۔

مصدقین کے لئے حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کا یہ فرمان بھی قابلِ غور ہے کہ ہمارے لئے خدا ضروری ہے، خدا کے سوائے کوئی چیز ضروری نہیں۔ اس لئے کہ تمام چیزیں فانی ہیں خدائے تعالیٰ باقی ہے۔ پس باقی کی تلاش کرو۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حجاباتِ دیدار سات (۷) ہیں ۱۔ روئی ۲۔ غرور وخود بینی ۳۔ عقل ۴۔ علم ۵۔ شرم ۶۔ عبادت ، اور

ساتواں پردہ ہے جہالت ۔جب تک اپنے مرشد کی صحبت میں خدائے تعالیٰ کا ذکر نہ کرے یہ حجابات دور نہ ہوں گے۔

امامناؑ کے صدقہ وطفیل سے طالب مولیٰ کے سامنے سے یہ حجابات بھی دور ہوجاتے ہیں بشرطیکہ وہ طلب کے شرائط کی تکمیل کرے۔مثلاً حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا ''بندہ اور خدا کے درمیان روٹی پردہ ہے'' اور یہ پردہ توکل کے ذریعہ ختم ہوجاتا ہے۔غرور وخود بینی کا علاج اپنی ذات پر ملامت کرتے رہنا ہے۔علم سے اسی لئے منع فرمایا گیا ہے کہ اِس علم سے پیدا ہونے والا پردہ حائل نہ رہے۔اور بندہ علم کے بجائے ذکر اللہ کی طرف کامل توجہ سے مصروف ہوجائے۔

حضرت امام غزالیؒ نے شرم کو جو حجاب فرمایا ہے اس سے غالباً یہی بات ہوگی کہ بندہ بعض نیکی کے کاموں کے کرنے سے

یا برائیوں کو روکنے سے شرم سے کام لیتا ہے ۔حالانکہ وہاں زمانے کی یا دنیا کی شرم یا لحاظ رکھے بغیر کام ضروری ہوجاتا ہے۔اصلی خوشنودی تو خدا کی خوشنودی ہوتی ہے۔زمانے کی شرم یا لاج کو ہرگز خاطر میں نہ لایا جائے۔اس طرح حجاب یا شرم آہی نہ سکیں گے۔عبادت سے غرور آجاتا ہےاور یہ غرور عبادت گذار کو لے ڈوبتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تیس سال ہوچکے،عبادت کرتا ہوں کچھ کشائش (روحانی ترقی) نہیں ہوتی ،حضرت نے فرمایا ایک دوا ہے اگر کرتا ہے تو بتاتا ہوں۔اس نے کہا فرمایئے۔حضرتؒ نے فرمایا ''تھوڑے بادام خرید ،بازار میں بیٹھ اور وہ بادام بچوں کو دے اور کہہ کہ میرے مُنہ پر طمانچے ماریں،تو یہ بچے تیرے مُنہ پر طمانچے ماریں گے،تو اپنی داڑھی کتر،تمام لوگ تیرا یہ حال دیکھیں تو

خوش ہوں گے پھر اپنے حجرہ میں آ، غسل کر خدا کی یاد میں مشغول ہو۔تیرے لئے کشائش (باطنی یا روحانی ترقی) ہوگی ۔اس شخص نے کہا داڑھی دور کرنا ،مُنہ پر طمانچے کھانا ،کیا اچھی دوا ہے۔لا الٰہ

الــلّٰــہ ۔حضرت بایزیدؒ نے فرمایا تو سمجھ تیری خودپسندی (یا عبادت کا غرور) تیرے لئے پردہ ہے اس سبب سے مَیں نے تجھ کو اس طرح کہا، تیرا حجاب (ایسا کرنے تک) دور نہ ہوگا۔

(۷) جہالت کو پردہ فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ کچھ سیکھنا چاہتے ہیں اور نہ غلط روش پر چلنے والوں کو ٹوکتے یا متوجہ کرتے ہیں۔ بلکہ وہی اپنی ڈگر پر چلتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ ''شریعت کی کوئی حد ٹوٹتی ہے تو سمجھ لو کہ شیطان تم سے کھیل رہا ہے فوراً شریعت کی طرف رجوع ہوجاؤ ہر وہ بات جس کی شریعت تائید نہیں کرتی باطل ہے''۔

طلبِ مولیٰ میں مرد و زن کی تخصیص نہیں جس نے طلب کیا اور صدق سے طلب کیا فضل خدا ہوگیا تو اس کو خدا مل ہی گیا۔

اُمّ المصدقین بی بی الہدیتی رضی اللہ عنہا کے وقتِ نزع (وصال سے پہلے) حضرت مہدئ موعودؑ نے فرمایا: ''اے بی بی دائرہ کی بہنیں انتظار میں ہیں تم کچھ کہو''۔ بی بی رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''حضرت مہدیؑ کے صدقہ سے بارہ سال ہوئے سر کی آنکھ سے خدا کو دیکھی اور سجدہ کی''

حضرت مہدئ موعود علیہ السلام نے فرمایا: ہر ایک مرد اور عورت کے لئے خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے جب تک کہ سر کی آنکھوں سے، یا دل کی آنکھ یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مؤمن نہ ہوگا۔ مگر طالبِ صادق جس نے اپنے دل کے مُنہ کو غیرِ حق سے پھیر دیا ہے اور اپنے دل کے مُنہ کو مولیٰ کی طرف کردیا ہے اور ہمیشہ خدا کی یاد میں مشغول رہتا ہے اور دنیا و خلق سے عزلت (دوری) اختیار کیا ہے اور اپنے سے باہر ہونے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی ایمان کا حکم ہے۔

۴۔عزلت از خلق:

حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے عزلت از خلق یعنی مخلوق سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا ''گوشہ میں بیٹھنے والا مرنے سے پہلے مرتا ہے (مُوْتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ)، دربدر

پھرنے والا جانور کی طرح چرتا ہے۔

گروہ مہدی کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے اپنے نفس کو محظوظ نہیں کرتے یعنی مصدقین کی یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ بندوں سے میل جول رکھ کر اپنے وقت کو برباد نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے نفس کو اس میل ملاپ کے ذریعہ خوش کرتے ہیں۔عزلت یعنی دوری اختیار کی جاتی ہے جس سے ذکر خدا با آسانی ہوسکتا ہے۔

۵۔ذکرِ خدا دواماً:

حدیث قدسی یعنی ارشاد باری تعالی بذ ریعہ حضور پر نور ﷺ "پس تُو ان لوگوں سے مُنہ پھیر لے جنہوں نے ہمارے ذکر سے مُنہ پھیرلیا اور دنیا کی زندگانی کے سوائے اور کسی بات کا ارادہ نہیں کرتے" حضور ﷺ نے فرمایا: لاالٰہ الااللہ کا ذکر ایمان کو ایسا اگاتا ہے جیسا کہ پانی ترکاری کو" اور یہ بھی فرمایا "ہر چیز کا

ایک صیقل (صاف کرنے والا ، چمک دار بنانے والا یا جلا دینے والا) ہوتا ہے اور دل کا صیقل لاالٰہ الااللہ کا ذکر ہے"

مصدقین کرام: ذکرِ خفی کی جو لازوال اور عظیم دولت آپ کو ملی ہے وہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے صدقہ وطفیل سے ملی ہے اس سلسلہ میں چند فرامین مہدیؑ پڑھیئے:

فرمایا: آٹھ(۸) پہر یعنی چوبیس گھنٹے کا ذاکر مؤمن ۔کامل

پانچ (۵) پہر یعنی ۱۵ گھنٹے کا ذاکر مومن

چار(۴) پہر یعنی ۱۲ گھنٹے کا ذاکر مشرک۔

تین (۳) پہر یعنی ۹ گھنٹے کا ذاکر منافق۔

ہر دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور تین گھنٹے کا ایک پہر اس طرح آٹھ پہر ہوتے ہیں۔مؤمن کامل وہ ہے جو (۸) آٹھ پہر اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو ناقص مؤمن ہوتا ہے وہ (۵) پانچ پہر ذکر کرتا ہے

اور باقی ۳ پہر یا نو گھنٹے اس سے چھوٹ جاتے ہیں تو وہ

باعثِ نقصان ہے۔اور جو (۴) چار پہر کا ذکر کرتا ہے اور باقی ۴ پہر یا ۱۲ گھنٹے غافل رہتا ہے اور یہ خدا کو اور دنیا کو یکساں اور مساوی طور پر وقت دیتا ہے اس لئے اس کو شرک فرمایا گیا۔اور جو شخص صرف (۳) تین پہر کا ذاکر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صرف نو گھنٹے اللہ کا ذکر کر رہا ہے اور باقی ۱۵ گھنٹے غافل رہ رہا ہے تو اس کی غفلت زیادہ ہے اس لئے اس کو منافق فرمایا گیا۔

فرامین امامنا مہدی موعود علیہ السلام :۔

فرمایا:''خدا ذکر سے ملے گا نہ کہ حکایتوں سے''

فرمایا:''مہدی اور مہدویوں کی صفت ہے کہ کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے خدا کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔اور اکثر مہدویوں نے کھانے کے وقت بھی غفلت نہیں کی۔

ذکر اللہ کی اہمیت اور شدید تاکید کے لئے یہ بھی پڑھیئے

فرمایا حضور رسولِ مقبول ﷺ نے کہ

(مفہوم) جو سانس بغیر ذکر اللہ کے نکلتی ہے وہ مردہ ہے۔

سانسوں کے ساتھ ہی جو ذکر کیا جاتا ہے اس کو ذکر خفی کہتے ہیں۔حضرت عثمانِ غنیؓ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم خیبر کے جہاد سے واپس ہوتے ہوئے کلمہ بلند آواز سے کہا۔حضور ﷺ نے خفا ہو کر فرمایا: تم اپنے دلوں کی طرف رجوع کرو کیوں کہ تم نہیں پکارتے ہو کسی بہرے یا غائب کو بے شک تم پکارتے ہو اس کو جو سننے والا اور قریب ہے۔اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم رہو۔پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ پسندیدہ ذکر کونسا ہے؟ فرمایا: ذکرِ خفی۔

جیسا کہ قرآنِ شریف میں بھی آیا ہے:

(اے محمد ﷺ) تم اپنے دل میں گڑگڑا کر اور ڈر کر زبانی آواز کے بغیر صبح و شام اپنے پروردگار کا ذکر کرو اور اس کی یاد سے غافل

نہ ہو(۹ '۱۴۰۔الاعراف)۔(ماخوذ از کحل الجواہر۔باب ذکر)قرآنِ مجید میں اور بھی کئی مقامات پر ذکرِ کثیر اور ذکرِ دوام کی تاکید آئی ہے۔اب یہ پڑھیئے کہ جولوگ ذکر سے خدانخواستہ غافل ہوجائیں تو ان کے بارے میں قرآنِ مجید میں کیاارشادات ہیں۔

(۱) ''جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے روگردانی کرے وہ اس کو عذاب سخت میں داخل کرے گا'' (۲۹،۱۱۔جن)

(۲) ''بدبختی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل ذکرِ خدا سے غفلت کی وجہ سے سخت ہوگئے ہیں یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں'' (۲۳،۱۷۔زمر)

(۳) جو شخص میرے ذکر سے روگردانی کرتا ہے تو اس کی زندگی تنگی میں گذرے گی اور ہم اس کو قیامت کے روز اندھا اُٹھائیں گے'' (۱۶،۱۶۔طٰہٰ)

ذکر کے اس قطعی فرض اور ذکرِ دوام کے حاصل کرنے کے لئے کیا یہ ممکن ہے کہ ہم تمام کاموں کو چھوڑ کر ذکر اللہ میں مشغول ہوجائیں؟ ذکرِ دوام کے حاصل کرنے کے لئے ایسی ضرورت نہیں ہے بلکہ جیسا کہ فرامین مہدی موعودؑ ہیں اس پر عمل کرنے سے بفضلہٖ دھیرے دھیرے ذکر کی محویت یا ذکر کا دل میں قرار پکڑنا بڑھتا جائے گا۔مثلاً مفہومِ فرمان حضرت مہدی موعودؑ ہے:

''عصر تا غروب آفتاب یا عصر تا عشاء ایک وقت سلطان الیل ہے۔اور فجر تا طلوع آفتاب ایک وقت سلطان النہار ہے جو شخص ان دووقتوں کو ضائع کردے وہ دینِ خدا کا فقیر نہیں'' ہر دور میں ان اوقات میں ذکر کی پابندی کی گئی ہے۔انشاء اللہ ان دونوں اوقات کی حفاظت ہر دور میں کی جائے گی۔سب سے ٹوٹ کر خدا کے ہوجانے کا یہی زرّین موقعہ ہوتا ہے جس نے

ان اوقات کو ضائع کردیا تو وہ بڑے گھاٹے میں پڑ گیا۔

حضرت بندگمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''جولوگ سلطان الیل اور سلطان النہار کے وقت کی ذکر کے ساتھ حفاظت کریں گے ان کے لئے آٹھ پہر کے ذکر کی تکمیل کا بندہ

ذمہ دار ہے ۔(دیکھئے چراغ دین نبوی صلعم صفحہ۹۵)۔صاحب کتاب حضرت مولانا سید پیر محمد صاحب قبلہؒ نے فرمایا ہے کہ حضرت ممدوح سید نجی خاتم المرشدینؓ نے (اپنے بعد آنے والے) دنیا کے کل مصدقین پر احسانِ عظیم فرمایا ہے بشرطیکہ اس بے حد سہولت بخش اور آسانی سے استفادہ کیا جائے۔

حدیث قدسی: ترجمہ میرے بندے یاد کر مجھ کو صبح کو اور ایک ساعت شام کو میں پورا کروں گا اس کو جو اس کے درمیان ہے ۔اس حدیث قدسی سے حضرت سید نجی خاتم المرشد رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی بڑی تائید ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی جگہ میں بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نکل نہ آتا۔

چراغِ دین نبوی کی تحریر کو روک کر، آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروائی جارہی ہے کہ حضرت جابرؓ کی روایت سے صرف فجر تا طلوع آفتاب تک حضور اکرم ﷺ کے ذکر اللہ میں بیٹھنے کی ہی بات معلوم ہو رہی ہے جب کہ آپ ﷺ کے درج ذیل ارشاد مبارک سے پتہ چل رہا ہے کہ آپ ﷺ کا یہی مبارک عمل عصر سے غروبِ آفتاب تک رہا ہے کیوں کہ ارشادِ مبارک ہے کہ "نماز فجر کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک ایک جماعت کے ساتھ ذکر کرتے رہنا مجھے دنیا و مافیھا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے) سے زیادہ محبوب ہے۔اور نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک ایک جماعت کے ساتھ ذکر کرتے رہنا مجھے دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہے"(دیکھئے کحل الجواہر باب ذکر)

صاحب کتاب چراغ دین نبویؐ آگے فرماتے ہیں کہ

"پس ایسے مقدس اور مقبول وقت (یعنی اوقاتِ ذکر اللہ بوقت سلطان النہار اور سلطان الیل) کو بے کار ضائع کر دینا اور اس وقت بھی دنیاوی معاملات اور سیر و ہوا خوری میں مبتلا رہنا بڑی غفلت اور نقصانِ عظیم کا موجب ہے۔

مبتدی (ابتدائی حال والا) کو اوائل (شروع) زمانے میں کسی قدر بار ہوتا ہے اور بعد کو اس قدر

لطف (وراحت) حاصل ہوتا ہے کہ دنیا کے عیش اور سیر اور تمام نعمتوں کو اس سے کوئی نسبت نہیں رہتی اس لئے اپنی چند روزہ مستعار (ملی ہوئی) زندگی کو غنیمت جان کر اوقات مذکورہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیم کے موافق پیرِ کامل کے مشاہدہ کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہ کر ثمرۂ لا زوال حاصل کرنا چاہیئے۔

حضرت مہدی موعودؑ کے حضور کے بعد سے کچھ پہلے تک کل مساجد اور جماعت خانوں میں تمام فقرأ اور اہلِ کسب (کاسبین) بھی اوقات مذکورہ میں رو بہ قبلہ ذکر اللہ میں مصروف نظر آتے رہے۔(چراغ دینِ نبویؐ)

قارئینِ کرام: مذکورہ بالا احکام ولایت مردوں کے لئے ہیں، لیکن ہماری مائیں اور بہنیں خدا کی توفیق سے ان پر عمل کرتی ہیں تو ان کے مقامات بھی مردوں سے کم نہ ہونگے۔

آگے بڑھنے سے پہلے کچھ عرض کرنا ضروری ہے تاکہ اپنا جائزہ لیتی رہیں، اور آگے بڑھتی رہیں۔

مثلاً عورتوں کو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا گیا، عورتوں کے تعلق سے عام کہاوت یہ بھی ہے کہ ناقصانِ دین و ناقصانِ عقل

عورتوں کی مکمل نفسیات اس وصیت میں آگئی ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو فرمائی تھی:

عورتوں سے ہرگز مشورہ نہ لو، کیونکہ ان کی رائے کم زور اور ارادہ سست ہوتا ہے، انہیں پردہ میں بٹھا کر ان کی آنکھوں کو تانک جھانک سے روکو، کیونکہ پردہ کی سختی ان کی عزت و آبرو کو برقرار رکھنے والی ہے، ان کا گھروں سے (کسی ضرورت کے تحت) نکلنا اس سے زیادہ خطرناک نہیں ہوتا جتنا کسی نا قابل اعتماد کو گھر میں آنے دینا، اور اگر بن پڑے تو ایسا کرو کہ وہ تمہارے علاوہ کسی اور پہچانتی ہی نہ ہوں، عورت کو اس کے ذاتی اختیارات کے علاوہ دوسرے اختیارات نہ سونپو، کیونکہ عورت ایک پھول ہے وہ کارفرما اور حکمراں نہیں ہے۔اس کا پاس ولحاظ اس کی ذات سے آگے نہ بڑھاؤ اور یہ حوصلہ پیدا نہ

ہونے دو کہ وہ دوسروں کی سفارش کرنے لگے، بے محل شبہ و بدگمانی کا اظہار نہ کرو کہ اس سے نیک چلن اور پاکباز عورتیں بے راہ روی اور بدکرداری کی راہ دیکھ لیتی ہیں۔

میں تمہارے دین اور تمہاری دنیا کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور اس سے حال اور مستقبل اور دنیا اور آخرت میں تمہارے لئے بھلائی کے فیصلہ کا خواستگار ہوں۔ والسلام۔

مہدی موعود کی تصدیق عورتوں پر بھی فرض ہے، ترک دنیا ان کے لئے بھی ضروری اور فرض، اللہ تعالیٰ کے دیدار کی طلب ان پر فرض، یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے عزلت ان پر فرض، چوبیس گھنٹوں کا ذکر ان پر فرض، اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھنا ان پر فرض، صحبتِ صادقین کے فرض کی تکمیل کے لئے ان کو چاہیئے کہ وہ ایسی عورتوں کی صحبت میں رہیں جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد آتی رہے، اور ایسی عورتوں کی صحبت سے دور رہیں جو غیبت، چغلی، لگاؤ بجھاؤ کی عادی ہوں، یا صرف زیور اور کپڑوں کی باتیں کرتی ہوں، یا خاوند یا سسرال والوں کی برائی میں وقت ضائع کرتی ہوں، الغرض جو یادِ خدا میں خلل ڈالتی ہوں ان سے دور ہی دور رہیں، ناشکری اور ہمیشہ روتے رہنے والیوں کے بجائے ایسی عورتیں بہتر ہوتی ہیں جو مثبت فکر رکھتی ہوں اور تعمیری ذہن کی ہوں، جن کے برتاؤ سے شوہر بھی ذاکر اور سچے طالب مولیٰ بنتے ہیں اور اولاد بھی نیک و صالح تیار ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی سچی طلب رکھنے والی عورتوں کا شمار مردوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کیسی فضیلتوں سے نوازا ہے یہ بھی پڑھیئے:

جیسا کہ آپ نے پڑھا، ام المصدقین بی بی الہدیتیؓ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار برسوں تک ہوتا رہا تھا۔

جنگ بدر ولایت سے پہلے دائرہ کی خواتین نے حضرت بندگی میاں رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مرد حضرات تو جنگ میں حصہ لیں گے شہید یا غازی ہو کر بے پناہ اجر و ثواب پائیں گے، لیکن عورتیں ایسی سعادت سے محروم رہیں گی، میاںؓ نے فرمایا

دشمن جب حملہ آور ہوں تب تم لوگ اپنے ہاتھوں میں مٹی لے کر دشمنوں کی طرف پھینک دو، انشاء

اللہ تم کو بھی اجر و ثواب ملے گا۔

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ دلاور رضی اللہ عنہ نے اپنے دائرہ کی عورتوں کے حق میں بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا سے اونچے مقام پر ہونے کی بشارت فرمائی تھی۔ حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ کی ایک مریدہ کے انتقال کے بعد دفن سے پہلے ایک بار گردن میں نفی کے انداز میں حرکت ہوئی، لوگوں کے حضرتؓ سے پوچھنے پر فرمایا: میں اس کے لئے مقام رابعہ کے لئے دعا کر رہا تھا لیکن وہ اس پر راضی نہ ہو کر مقام مریم علیہ السلام کی آرزو مند تھی، جب اس کو یہ مقام ملا تب وہ مطمئن ہوئی۔ حضرت بندگی میراں سیدنا شاہ یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ کی چاروں دختران اپنے بھائیوں کے برابر تھیں۔

حضرت خاتم المرشدین رضی اللہ عنہ کی دختر جو حضرت بندگی میراں سید یوسف بارہ بنی اسرائیل رحمتہ اللہ علیہ کی زوجہ اور حضرت شاہ قاسم مجتہدِ گروہ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ تھیں نبض میں سے اللہ تو ہے لا الہ ہوں نہیں کی آواز آتی تھی۔

ہماری مائیں اور بہنیں ان پاک اور پر نور ہستیوں کے عمل جیسا عمل کریں اور ان کے جیسے مقامات کی آرزو رکھیں۔ انشاءاللہ وہ بھی اعلیٰ مقامات پر پہنچ سکتی ہیں۔

انکار مہدیؑ کو کفر جانیں، موجودہ زمانہ میں فرض ہجرت پر مردوں کی جانب سے عمل نہیں ہو رہا ہے، اس لئے عورتیں بھی اس عمل سے قاصر ہیں اور مواخذہ سے انشاءاللہ بری ہیں، اس قصور عمل کے لئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔

عورتیں بھی عشر کی ادائی کا خیال رکھیں۔

جیسا کہ نوبت کے تعلق سے اوپر بیان کیا گیا، وہ مردوں کے لئے ہوتا تھا، عورتوں کے تعلق سے نوبت کے عمل کی بات ہمارے محدود مطالعہ میں نہیں آئی ہے۔

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ پوری توجہ سے ذکر کرتی رہیں، چاہے ان کے ہاتھ کام میں ہوں، لیکن دل کی

توجہ خدائے تعالیٰ کی طرف رہے۔یعنی چاہے پیاز کاٹ رہی ہوں،یا سالن بنا رہی ہوں یا کپڑے دھو رہی ہوں،غفلت نہ آنے پائے،اپنی سانسوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے معمور رکھیں۔آج بھی ہماری بعض مائیں اور بہنیں جب نیند میں ہوتی ہیں تو ان کی سانسوں سے ذکر کی آواز آتی ہے،یہ مہدی موعود کا صدقہ اور خدا کا فضل وکرم ہے۔

سویت کا عمل صرف مرشدین کے لئے ہے۔

بات چل رہی تھی فجر تا طلوع آفتاب اور عصر تا غروب آفتاب کے اوقات میں ذکر کی۔ان اوقات میں صرف ذکر ہی کرنا ہے نہ کوئی نماز ہے نہ ہی نماز جنازہ نہ کوئی عبادت اور نہ ہی قرآن خوانی، نہ تسبیح ہاتھ میں لے کر ورد،یا وظیفہ یا کوئی نفل (جو تمام اوقات کے لئے گروہ مقدسہ میں ممنوع ہے) حتیٰ کہ کھانا پینا،لیٹنا،یا سونا،تک نہیں ہے بلکہ ذکر اللہ کرتے رہنا ہے۔ایسے وقت کو ہم نے ضائع کردیا تو خدا نہ کرے بڑے ہی گھاٹے میں پڑ گئے اور ذاتِ خداوندی سے قربت کے بجائے

خدانخواستہ دوری ملے گی۔پھر اس ارشادِ باری کی زد میں خدا نہ کرے آجائیں گے کہ (حدیث قدسی) ''میرے غافلین انس (عشق ومحبت سے غافل) کو معلوم ہوتا ہے کہ میری ذات انہیں نہ ملنے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو اپنی شہ رگوں کو کاٹ لیتے''

حالیہ دور میں ناواقف یا غیروں کی صحبت کے زیرِ اثر بعض لوگ ان دو اوقات میں نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں یا پھر قرآن خوانی میں مشغول ہوجاتے ہیں ضروری ہے کہ ان امور سے پرہیز کیا جائے تحریر طوالت اختیار کررہی ہے اس کے باوجود بھی ذکر جیسے فرض کی بابت مزید کچھ باتیں آپ کی توجہ کے لئے پیش کردینا بہتر معلوم ہورہا ہے۔

امامنا علیہ السلام نے فرمایا: ''جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدائے تعالیٰ کی بینائی حاصل ہو''۔

اور فرمایا: ''اپنی بھوک کے تین حصے کرو ایک حصے کے لئے روٹی کھاؤ، ایک حصے کے لئے پانی پیو، ایک حصہ خالی رکھو تا کہ ذکر کیا جائے اگر پیٹ بھر کھاؤ گے تو ذکر نہ کر سکو گے اور سو جاؤ گے''۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ ذکرِ خدا میں جب لوگ بیٹھتے تھے تو آپ جھاڑوں پر سے جانوروں کو اڑا دیا کرتے تھے کیونکہ آواز برادراں سنیں گے تو اُن کے شغلِ خدا میں خلل پڑے گا۔

حضرت بندگیمیاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے بعد جماعت خانہ سے حجرہ میں جاتے تو اپنی جوتیاں ہاتھ میں اٹھا لیتے کیوں کہ برادراں ذکرِ خدا میں مشغول ہو گئے ہیں۔

اوقات ذکر اللہ میں ہڈیاں چٹخانے یا مونگ کے دانہ کو ٹکڑے

کرنے پر بھی مواخذہ کیا جاتا تھا یعنی ایسا نہ کرنے کی تاکید کی جاتی تھی۔ ہمارے دائروں میں ذکر اللہ میں خلل ڈالنے والی باتوں سے بچا جاتا تھا اور ذاکرین نہایت انہماک و دل جمعی سے مصروف ذکر رہا کرتے تھے۔

موجودہ زمانہ میں بعض لوگ اپنی نادانی سے ایسی حرکات کر بیٹھتے ہیں جن سے مصروف ذکر لوگوں کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور پھر دلجمعی ہونے میں دیر ہو جاتی ہے یا پھر دل جمعی آتی ہی نہیں مثلاً مسجد میں داخل ہوتے ہی ''السلام علیکم'' کہا جاتا ہے۔ جواب کون دے؟ کیا ذکر چھوڑ کر جواب دیا جائے؟ لائٹ یا پنکھوں کے سوئچ زوردار آواز کے ساتھ کھولنا، بند کرنا، مسجدوں کے اندر یا باہر اگر گفتگو کی جائے تو مشغولیت میں خلل آتا ہے۔ ہماری کوشش یہ ہو کہ ایسی باتوں سے بچیں۔

ذکر میں خلل نہ پڑے اس سلسلہ میں مزید عرض ہے کہ میاں شیخ محمد کبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپؓ نے کہا ایک روز یہ بندہ باجرہ کوٹتا تھا، حضرت مہدی علیہ السلام بندہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا کام کرتے ہو؟ میں نے کہا میراں جیو! باجرہ کوٹتا ہوں، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا: میاں ایک مٹھی دانے (کسی کو بطور مزدوری) دے دیتے تو یہ کام ہو جاتا اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا

چاہئے، ایک مٹھی دیدو اور خود خدائے تعالیٰ کی یاد میں لگے رہو۔

غور فرمایئے خود مہدی موعودؑ موجود ہیں جو ساری امت محمدیہ صلعم کو ہلاکت سے بچانے تشریف لائے ہیں، اپنی مبارک موجودگی کے باوجود باجرہ کے کوٹنے سے ذکر اللہ میں غفلت کا امکان ظاہر فرمایا تو غور کیجئے ہم تو مہدی موعود علیہ السلام کے

مبارک زمانے سے پانچ سو سال دور ہو گئے ہیں۔ ہماری غفلتوں کے امکانات بڑھتے جا رہے ہیں لہذا غفلت سے توبہ کی جائے اور ذکر میں مشغول رہا جائے۔ جتنی دنیا بڑھتی جائے گی تو غفلتیں بھی بڑھیں گی تاکید فرمائی جارہی ہے کہ اوقات ذکر میں سوائے ذکر کے اور کوئی کام نہ کیا جائے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔ "لَا اِلٰــہ اِلَّا للّٰــہ" کسی دل پر اتنی مقدار میں بیٹھ جائے جیسے کوئی شخص مونگ کا دانہ گائے کی سینگ پر ڈالے اور آواز کرے، اس کا کام بن جائے۔

آخر میں غافلین ذکر کے لئے ایک تنبیہ لکھی جارہی ہے۔حدیث قدسی ہے "جو میرے ذکر سے مُنہ پھیرے تو اس کے لئے تنگ معیشت ہوگی اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اُٹھائیں گے"

۶۔ توکل تمام بر ذاتِ خدا :

توکل کے تعلق سے حضور پرنور ﷺ کا یہ مبارک ارشاد ہے کہ، جو شخص سارے دنیاوی تعلقات منقطع کرلے (یعنی سب سے ٹوٹ کر) اللہ کا ہو جائے تو اللہ اس کی ہر ضروری چیز کا کفیل ہو جاتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جس کا اس کو گمان نہ ہو۔

حضور پرنور مہدی علیہ السلام نے فرمایا: توکل وہ ہے کہ تو خدائے تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرے اور رات دن اس طلب میں رہے کہ کس وقت خدا کو حاصل کروں گا۔

حضرت مہدی موعودؑ کے دائرے میں صحابۂ کرام پر بہت (فقر و فاقہ کی) مشقت تھی حضرت بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ ایک مقام کو گئے کچھ کام کیا اور اس کام کی مزدوری دائرہ میں مضطروں (فاقہ سے بے چین لوگوں) کو دی، خود نہیں تناول

فرمائے، حضرت مہدیؑ نے یہ کیفیت سن کر میاں نظامؓ کو منع کیا اور فرمایا ”تم یہ کام مت کرو دائرہ کے لوگ بہشت کی نعمتیں کھاتے ہیں خدائے تعالی یہ نعمت ان لوگوں کو دیتا ہے جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں“۔

خدا پر بھروسہ کا نام توکل ہے اور اس کی ضد سوال ہے سوال کی ممانعت حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے یوں فرمائی کہ سوال کی یہ تین قسمیں حرام ہیں...

۱۔سوال حال کا:۔یعنی اپنی شکستگی (تنگی) اور غریبی کے احوال لوگوں کو دکھاتا ہے۔

۲۔سوال فعل کا:۔یعنی ریاضتیں، فقر و فاقہ برداشت کر کے لوگوں کو دکھاتا ہے۔

۳۔سوال قول کا:۔یعنی کسی کے پاس جا کر (یا کسی موجود سے) سوال کرتا ہے۔

یہ سب سوال حرام ہیں، اگر خدا دے تو کھائے ورنہ کسی کے سامنے سوال نہ کرے حضرت بندگیمیاں ملک جی شہزادۂ لاہوت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا پر بھروسہ کرنے والے کے لئے روزی کی تلاش جائز نہیں، جہاں سے فتوح آنے کا حال معلوم وہ فتوح نہیں لینی چاہیئے۔

توکل کے تعلق سے حضرت ثانی مہدیؓ نے یوں درس فرمایا کہ

میاں مصطفیؓ عرف غالب خان نے دو ہزار چار سو ٹنکے (سکے) حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمتِ عالی میں گذرانے میاں چاند شحنہؓ کو کہا کہ نصف اس وقت دو اور نصف چند روز کے بعد، اگر ایک بار دے دو گے تو سب تقسیم فرمادیں گے، پس سید چاند شحنہؓ نے یہ بات خدمتِ عالی ثانی مہدیؓ میں عرض کی حضرتؓ نے اِن سکوں کو قبول نہیں کیا اور فرمایا

”اب تک ہم خدا خدا کہتے تھے، اس کے بعد غالب خاں کو یاد کریں گے کہ کب روپیئے آئیں گے؟“

اللہ پر بھرسہ کرنے والوں کو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رہتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالی نے وحی بھیجی

"اے موسیٰ جب تک میری بادشاہی قائم ہے مخلوق کی عاجزی مت کر

اور

جب تک میرے خزانے خالی نہ ہوجائیں رزق کے لئے پریشان مت پھر"

۷۔صحبتِ صادقین:

صادقین (اللہ کی طلب میں سچے اور صادق) کی صحبت اس لئے فرض فرمائی گئی ہے، کہ ان کی صحبت میں رہنے سے ہمیں بھی ہر وقت اللہ کو حاصل کرنے کی تڑپ لگی رہے اور کوئی سانس ذکر کے بغیر نہ جائے اور غفلت نہ آنے پائے۔

نوٹ:فرض ولایت صحبت صادقین کی ادائی کے لئے بزرگوں کی سیرتوں کو پڑھنا اور پیروی کرنا چاہیئے چنانچہ سات علحدہ علحدہ عنوانات کے تحت واقعات لکھے جارہے ہیں۔

۱۔امامِ مہدیؑ کی عظمت

ایک صحابیؓ نے نقلِ مہدی فراموشی سے کہی (یعنی بولنے میں غلطی کئے یا کمی بیشی ہوگئی) دوسرے صحابی نے کہا نقل کی یہ عبارت نہیں ہے۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا انہوں نے مہدی علیہ السلامؑ کا نام لیا ہے رد نہ کریں۔تین روز بعد بیان کرنے والے صحابیؓ نے آکر کہا ہم کو یاد آیا نقلِ شریف یہ تھی۔

۲۔درسِ حق گوئی بے باکی

حضرت بندگی میاں سید شاہ نعمت رضی اللہ عنہ سے اہلیانِ دائرہ نے عرض کیا کہ نئے لوگ آتے ہیں ان کے لئے بیان آہستہ (نرمی سے) کیجئے۔حضرت شاہِ نعمت نے فرمایا "مہدی علیہ السلام کی صحبت میں بندہ کی داڑھی سفید ہوئی ہے،تم بندہ کو سکھاتے ہو؟ دنیا کا طالب بندہ کے پاس آئے تو ایک وار دو ٹکڑے، اگر رہا تو خوش نصیب بھاگ گیا تو بلا گئی۔بندہ طالبِ دنیا کا تابع نہ ہوگا حق اکثر لوگوں کو پسند نہیں آتا بندہ کا کام حق ادا کرنا ہے۔

۳۔درسِ نیستی وانکساری

☆حضرت بندگی میاں شاہ خوند میر رضی اللہ عنہ کے سامنے (پاس) کوئی مہاجرؓ آتے تو میاںؓ کھڑے ہوجاتے۔

☆حضرت بندگی میاںؓ نے مہاجروں کا ہاتھ دھلایا اور وہی پانی نوش فرمائے۔حضرتؓ میں ایسی نیستی تھی۔حضور پر نور امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی تعلیم کی برکت سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسی نیستی اور انکساری تھی۔

☆حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا تابع رہو،متبوع مت بنو گجراتی زبان میں فرمایا ''غلام بن،میاں مت بن''۔

☆حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ جالور میں تھے،میاں وزیرالدینؒ کے آنے کی اطلاع ملی اسوقت حضرت شاہ نعمتؓ سر میں تیل ڈال رہے تھے اسی حالت میں باہر آکر ملاقات فرمائی۔

۴۔مہدی موعودؑ کی جانشینی

☆ حضرت بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہ نے مناجات کی کہ الٰہی یہ بندہ مرشدی کے لائق نہیں ۔پس خوردہ اور سویت کرنا

میرے لئے سزاوار نہیں ۔حق تعالیٰ سے ندا آئی ''اے سید خوند میرؓ تو ہمارا مقبول ہے اور ہم نے تجھ کو سید محمد کی جائے نشینی کے لائق کیا ہے اور کئی خلعتیں تجھ کو سرفرازکی ہیں اور ہم نے تجھ کو قرآن کا معنی عطا کیا ہے۔

۵۔صرف پس خوردہ

چاپانیر (شریف) میں حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ کے حضور میں ایک بادشاہ نے ظہر کے بعد کہا کہ خوند کار کچھ پڑھ کر ہماری گردن پر پھونکو۔کیونکہ گردن اکڑ گئی ہے۔حضرت شاہ نعمتؓ نے فرمایا ہم پڑھنا نہیں جانتے اگر تم چاہو تو پس خوردہ دیتے ہیں اور شفا اللہ کی طرف سے ہے۔پس وہ بادشاہ پس خوردہ گردن پر ملا

اور شفا پایا۔

۶۔فقرائے کرام کی تذلیل کرنے والا منافق

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا فلاں شخص موافق مہدیؑ اچھا ہے جو فقیر اس کے دروازہ پر جاتا ہے تو بہت تعظیم کرتا ہے اور فتوح دیتا ہے۔میاںؓ نے فرمایا "فقرا خدائے تعالی پر بھروسہ کرتے ہیں وہ اس کے دروازہ پر کیوں جانے لگیں؟اور جن فقیروں کی وہ خدمت کرتا ہے سخت منافق ہے کیوں کہ اس کا مقصد تو یہ کہ تم (متوکل فقیروں) کو تمہارے دین سے علحدہ کرے اور بہ ظاہر ذلیل کرے اس کا مقصود خدا ہوتا تو جو فقرا خدا پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں انکی خدمت کرتا۔

۷۔اللہ تعالی کی عطا ان چار اوقات میں ہوتی ہے

حضرت بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن کو (۴) وقت اللہ تعالی کی عطا ہوتی ہے

اول:۔جس وقت مومن کو تکلیف پہنچتی ہے۔

دوم:جس وقت مومن کا اخراج ہوتا ہے۔

سوم:۔جس وقت مومن پر فاقہ پڑتا ہے۔

چہارم:۔جس وقت مومن پر نزع کا وقت آپہنچتا ہے اس وقت اللہ تعالی کی عطا ہوتی ہے لیکن طالب کو چاہئے کہ اس وقت مرشد کی صحبت میں رہے۔

۸۔مومنوں کے لئے تین آگ

فرمایا حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ نے کہ،اس جہاں میں مؤمنوں کے لئے تین آگ ہیں۔

i)عشق کی آگ۔

ii)فاقہ کی آگ۔

iii)تلوار (جہاد) کی آگ۔

جوان تینوں میں سے کسی ایک آگ میں نہ جلا ہوتو چوتھی آگ آخرت میں دوزخ کی آگ ہے۔

۹۔ دین کی حکایت کرنا جان سے جانا

حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ نے ایک بزرگ سے مروی یہ بیان ارشاد فرمایا ہے۔

''ہمارے زمانے میں دین کی حکایت کرنا ایسا ہوگیا ہے کہ کوئی شخص گائے کا گوشت چارپائی پر رکھ کر سر پر لیا ہوا کفرستان میں بلند آواز سے کہے کہ گائے کا گوشت لو، تو پس لوگ اس کو مار ڈالتے ہیں یا نہیں ''؟ یعنی مار ڈالتے ہیں یا سنگسار کرتے ہیں۔

صحبتِ صادقین کے تحت چند واقعات آپ نے پڑھ لئے احکام ولایت کا آٹھواں حکم 'انکار مہدی کفر' پر کچھ عرض ہے۔

۸۔ انکارِ مہدیؑ کفر ہے:

جس طرح مہدی موعود علیہ السلام کی تصدیق فرض ہے۔ اس طرح انکار مہدیؑ کو کفر جاننا بھی فرض ہے۔ یعنی قبول کرنے والا مومن اور انکار کرنے والا کافر کا عقیدہ رکھنا فرض ہے۔

حضور پرنور ﷺ نے فرمایا ''مہدیؑ نوحؑ کی کشتی کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پایا اور جس نے مُنہ پھیرا غرق ہوگیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(مفہومِ حدیث) ''وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں، آخر میں عیسیٰ ابن مریمؑ اور درمیان میں مہدیؑ میری اہلِ بیت سے ہیں۔ ان کے درمیان (انکار کرنے والوں کی) ایک ٹیڑھی یا گمراہ جماعت ہے جو نہ مجھ سے اور نہ میں ان سے ہوں۔'' اس سے ملتی ہوئی ایک اور حدیث ترجمہ مشکوۃ باب ثواب ہذا الامۃ۔ (ماخوذ از فصل الخطاب (صفحہ ۲۷) حضرت مولانا سید میرانجی عابد خوندمیری صاحب)

''کیوں کر ہلاک ہوگی وہ امت جس کے اول میں ہوں

مہدی درمیان میں اور عیسیٰ آخر میں ہوں گے۔ لیکن اس کے درمیان ہوگی ایک ٹیڑھی جماعت جو

نہ مجھ سے ہے اور نہ میں ان سے۔"

مذکورہ دونوں حدیثیں ایک جیسی ہیں تھوڑا سا الفاظ کا فرق ہے لیکن نتیجہ یہی نکلتا ہےکہ امت کو ہلاکت سے بچانے کیلئے تین مبارک ہستیاں ہیں پہلی مبارک ہستی حضور پر نور ﷺ شروع میں ہیں دوسری مبارک ہستی حضور پر نور مہدیٔ موعود علیہ السلام درمیان میں اور تیسری مبارک ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر میں ہیں۔

اب ان کے ماننے والے تو مومن ہیں انکار کرنے والے ٹیڑھے یا گمراہ ہیں بلکہ پہلی حدیث شریف کی رو سے غرقِ آب ہیں۔

شرح مقاصد میں ہے:۔

مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں علاماتِ قیامت سے ہیں۔اور علاماتِ قیامت کا انکار کفر ہے۔بعض لوگ انکارِ مہدی کے کفر ہونے کے قائل نہیں۔ان سے پوچھا جائے کہ اہلِ سنّت کے عقیدہ کے لحاظ سے کوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کردے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا؟ کیوں کہ اہلِ سنّت کا ضابطہ یا عقیدہ ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کردے تو وہ کافر ہے۔دیکھیے کتاب کحل الجواہر مصنفہ حضرت علاّمہ سید نصرتؒ۔

سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول ﷺ ہیں جبکہ مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہیں تو خلیفۃ اللہ کا انکار کفر کیسے نہ ہوا؟

حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے پُر نور پوست کو پکڑ کر فرمایا

"یہ گوشت اور پوست بندہ کا ہے، جو شخص اس ذات کی مہدیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔" مزید فرمایا" سید محمدؐ بن سید خان کی مہدیت کا انکار کفر ہے"

نوٹ:۔یاد رکھیے،حضرت امامنا مہدی موعودؑ کے والد کا نام سید عبد اللہ ہے اور خطاب 'سید خان'۔

انکارِ مہدیؑ، انکارِ محمد ﷺ ہے

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ”جو شخص نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے اور آپؑ کی ولایت پر ایمان نہ لائے تو ایسا ہی کافر ہوتا ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار کر کے کافر ہوئے کیونکہ نبوت نبی کا ظاہر ہے اور ولایت نبی صلعم کا باطن ہے۔

غیر مہدوی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ”ہم مہدی موعود کے منکر نہیں ہیں بلکہ آنے والے مہدی کے اقرار کرنے والے ہیں اور انتظار میں ہیں“ یعنی ذات سید محمدؑ جونپوری مہدی موعود علیہ السلام سے تو انکار ہے جو مہدی بر حق تھے۔ فرض کیجیے، کوئی شخص یہ کہے کہ مہدی پر ایمان تو لاتا ہوں لیکن ان (مہدی حق) پر ایمان نہیں لاتا۔ تو اس کی مثال ایسے آدمی کی طرح ہے جو یہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ پر
ایمان لاتا ہوں لیکن ان محمد (ﷺ) کو محمد رسول اللہ نہیں کہتا۔

حضور مہدی موعودؑ تو مؤمن بنانے کے لئے آئے تھے لیکن جنھوں نے انکار کر دیا وہ اپنے اس انکارِ مہدیؑ کرنے سے خود اپنے طور پر کافر بن گئے۔

یہ واقعہ پڑھئے: ملا احمد خراسانی، حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں چند ماہ رہا حضرتؓ سے پوچھا کہ ”منکرِ مہدی حق کو کیا فرماتے ہو؟“ حضرتؓ نے فرمایا:- کافر کہتا ہوں، ملا نے پوچھا ”اگر میں انکار کر دوں تو؟“ جواب میں حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مفہوم یہ ہے (تمہاری کیا حیثیت ہے؟) اگر چہ کہ بایزیدؒ ہوں اور انکار مہدی حق کریں تو کافر ہو جائیں

الغرض از روئے قرآن، احادیث رسول اللہ صلعم، فرامین مہدی موعود علیہ السلام، منکر مہدی کافر ہے۔ اس میں چوں و چرا کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ منکر مہدی حق کو کافر نہ مان کر یا نہ جان کر کتنی بڑی غلطی کر رہے ہیں یہ حکم کا سنانا کسی کو شخصی طور پر مخاطب کر کے ’تو کافر ہے‘ نہیں کہا جاتا‘ بلکہ قاعدہ اور کلیہ کے تحت انکار سے کفر لازم آجاتا ہے۔

فرمایا منکروں کے پیچھے نماز مت پڑھو

علاوہ ازیں حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے منکران کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمادیا اگر کوئی اس فرمان کو قبول نہ کرے تو اس کے سارے سجدے اکارت جائیں گے ۔فرمانِ مہدی موعودؑ : منکران مہدی کے پیچھے نماز مت پڑھو اگر پڑھ لی گئی ہے تو اس کو

لوٹا لو۔یعنی دوبارہ پڑھو۔یہ فرمان ہر وقت ہمارے پیش نظر رہنا ضروری ہے۔

مہدی موعود نے فرمادیا تھا کہ ''بندہ اپنے کان سے جو کچھ خدا کی آواز سنتا ہے زبان سے ادا کرتا ہے تم عمل کرو یا نہ کرو تم جانو اور خدا جانے ۔غیر مصدقین یا منکران مہدیؑ کی رعایت حضرت مہدی موعودؑ نے جو فرمائی ہے اس کا مفہوم یوں ہے کہ ''جو لا الٰہ الا اللہ ،محمد رسول اللہ کہتے ہیں ان سے جزیہ نہ لیں ان کو بے گار نہ بنائیں نہ ان کی عورتوں پر بغیر نکاح تصرف کریں،اس قدر حرمتِ کلمہ رکھنی چاہیئے ۔

منکرین سے کمتر درجہ میں بدمذہب آتے ہیں ان کے تعلق سے یہ حدیث شریف پڑھیئے :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بدمذہب

اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔

اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔

ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔

ان کے پاس نہ بیٹھو،ان کے ساتھ پانی نہ پیئو۔

ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔

ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔

ان کی جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور

نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (مسلم شریف)

حوالہ کے لئے دیکھیے جماعت اہل حدیث کے رد میں لکھی گئی کتاب ،صفحہ (۲۱) مصنفہ مکی انصاری۔

اس حدیث شریف کے برعکس ،غیر مہدویوں کی اقتداء کرنا ' ان سے بیٹا بیٹی کا لین دین کرنا ،ان کی نماز

جنازہ پڑھنا، میت کی نیتوں کا کھانا، ان کا وعظ و بیان سننا وغیرہ ایسی باتیں ہیں کہ سوائے دینی نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، بلکہ خدانخواستہ مہدویت سے پھر جانے کا خطرہ ہمیشہ برقرار رہتا ہے۔

انکارِ مہدی تو باعث عذاب ہے اور منکرین سے دوری تو اور اعلیٰ ارفع بات ہے اور اس میں ہمارے اپنے ایمان کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

فرامین حق تعالی ہے ''اے مومنو مت بناؤ تم بطانہ (دوست) تمہارے سوائے دوسروں کو، وہ تمہارے نقصان کی پرواہ نہیں کرتے''۔

ایک فرمان یوں بھی ہے: ''اے ایمان والو اگر تم کہا مانو گے کسی فرقہ کا بھی ان میں سے جن کو کتاب ملی ہے وہ تم کو مرتد بنادیں گے ایمان لانے کے بعد'' مذکورہ آیتوں پر غور کرنا اور اپنے حال سے موازنہ کرنا ضروری ہے۔

ہمارے بزرگوں نے فرامین مہدیؑ کے معاملہ میں کوئی رعایت نہیں کی تھی۔ جیسا کہ آپ نے اوپر پڑھا حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا ''منکرانِ مہدیؑ کے پیچھے نماز نہ پڑھو اگر پڑھ لی گئی ہے تو لوٹا لو (دوبارہ پڑھو)۔

اس فرمان پر ہر زمانہ میں عمل ہوا ہے اور اسی میں ہماری نجات ہے۔

دائرۂ بھیلوٹ (شریف) میں ملا خوند شاہ (منکرِ مہدیؑ) نماز پڑھانے آگے بڑھا ایک برادر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور کہا کہ تو منکر مہدی ہے۔

نہروالا پٹن میں شیخ احمد مہراسیہ (منکر مہدیؑ) نماز پڑھانے آگے بڑھا میاںؓ نے اس کو پیچھے کرلیا اور فرمایا تو منکر مہدی ہے تیری اقتداء روا نہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''پس تو ان لوگوں سے مُنہ پھیر لے جنھوں نے ہمارے ذکر سے مُنہ پھیر لیا اور دنیا کی زندگانی کے سوائے اور کسی بات کا ارادہ نہیں رکھتے''

یہاں ایک اور بات کا ذکر کر دیں کہ مہدویہ نقطۂ نظر سے اہلِ سنت کون ہیں؟ یہ نکتہ حضرت ابوسعید سید محمود عرف مرشد میاں صاحب قبلہؒ نے "مکاتیب ابوسعید" نامی اپنے رسالہ میں بیان فرمایا تھا کہ

"اور جب کبھی موافقت اہل سنّت کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے مراد نبوت کے خیر القرون (صحابہ، تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنھم و رحم اللہ اجمعین) ہوتے ہیں یا وہ ائمہ و، اولیاؒ اور ان کی پیروی کرنے والے صوفیہؒ وعلمائے دین "متقین ہوئے ہیں جو سیدنا امامنا علیہ السلام کے دعوے مہدیت سے قبل گذرے ہیں"

یعنی امامنا کے دعوے کے بعد دو ہی طبقات ہو گئے ایک ماننے والے دوسرے انکار کرنے والے۔اس لحاظ سے اہل انکار سے جس قدر دوری رکھیں گے یہ ہمارے حق میں بہتر رہے گا، حیلہ جوئی، مرعوبیت یا دنیاوی غرض وغیرہ۔یہ ایسے شیطانی ہتھکنڈے ہیں جو بالآخر اہلِ ایمان کو گمراہ کردیتے ہیں

ہر مصدق غیروں سے خود کو دور رکھے۔قوم مہدیؑ پر خدا کا فضل ہے حضور صلعم کی خاص نظر عنایت ہے۔

حضور صلعم نے حضرت ابو ذر غفاریؓ سے جو فرمایا وہ ایک طویل حدیث شریف ہے آخر میں آپ نے فرمایا۔

"....ان (مہدویوں) کے دیدار کا شوق، پھر فرمانے لگے اے اللہ ان کی حفاظت کرنا، ان کے دشمنوں کے مقابلہ پر ان کی مدد کرنا

اور قیامت کے روز ان سے میری آنکھیں ٹھنڈی کرنا" (تفسیر کبیر جلد ثانی از امام فخر الدین رازیؒ)

امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا: مہدی کے دائرہ میں تینوں گروہ ہوں گے جیسا کہ مصطفیٰؐ (ﷺ) کے دائرہ میں تھے۔مومن، منافق اور کافر لیکن منافقوں اور کافروں کو خدائے تعالیٰ دائرہ میں نہیں مارے گا۔"

گذشتہ صفحات میں یہ عرض کیا گیا کہ حسب احکام یا فرامین مہدیؑ

۱) منکر مہدیؑ کو کافر جاننا۔

ii) منکرانِ مہدیؑ کے پیچھے نماز نہ پڑھنا:

ہر مصدق پر لازم اور ضروری ہے۔ایک چھوٹی سی مثال دی جا رہی ہے ،ریل چلانے کے لئے سبز روشنی اور روکنے کے لئے سرخ روشنی کا نظام بہت اچھا اور صحیح نظام ہے اسی طرح مذہبی احکام یا تعلیمات مہدیؑ جن باتوں پر آگے بڑھنے کا حکم کریں اس کو سبز روشنی سمجھئے اور جن باتوں سے منع کیا جا رہا ہے اس کو سرخ بتی سمجھئے اگر چند لوگ سرخ بتی کو بھی سبز بتی سمجھ لیں اور آگے بڑھیں تو حادثہ (ارتداد ، اور جہنم) یقینی ہے۔

خاتمین علیہم السلام اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ حکم خداوندی پر ہی فرماتے تھے۔

۹۔ہجرت:

حضور پر نور ﷺ نے فرمایا:

ہجرت یوم قیامت تک باقی ہے

مشکوٰۃ شریف میں :فرمایا

ہجرت نہیں منقطع ہوگی جب تک توبہ منقطع نہ ہوگی ،اور توبہ منقطع نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو۔

حضور پر نور مہدی علیہ السلام نے فرمایا

ہمارا گروہ سوائے مہاجروں کے نہ ہوگا ،ہجرت کے بغیر گروہ نہ ہوگا

حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

''جو شخص ترک دنیا کیا اور ہجرت وصحبت سے باز رہا تو اس کی ترک دنیا ،طلب دنیا کے برابر ہے ،پس اس پر فرض ہے کہ ہجرت اور صحبت (اختیار) کرے ورنہ اس کے لئے دین کا بہرہ کچھ نہیں پہنچتا''۔

لوگ ترک دنیا کے بعد مرشد کی مسجد کو آمد ورفت بڑھا دیتے ہیں یا وہاں زیادہ قیام رکھتے ہیں یوں سمجھے کہ یہ صورت ہجرت کی تکمیل میں مددگار ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہر کسی کو مزید تیز گام کرے اور ہجرت باطنی یعنی خانۂ استخوان سے ہجرت کی توفیق عطا ہو۔آمین

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہجرت کا فرض آج کے اس نازک دور میں بھی خدا کے فضل سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے یعنی لوگ ہجرت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ملک چین میں مہدوی آباد ہیں ابھی بھی وہ عمل ہجرت پر قائم ہیں وہ چھ ماہ سے زیادہ کسی ایک مقام پر نہیں رہتے، چھ ماہ کے بعد دوسرے مقام پر سکونت پذیر ہوتے ہیں، جب پاکستانی اخبار ''جنگ'' کے نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا گھر کا ساز و سامان آپ ساتھ لئے پھرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ مکانات وہاں کے مقامی لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں اور جب نئے مقام پر جاتے ہیں تو نئے سرے سے عارضی مکانات بنا کر رہتے ہیں، ہر چھ ماہ کے بعد یہ عمل چلتا ہی رہتا ہے۔

۱۰۔عُشر:

حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

خدائے تعالیٰ جو کچھ تم کو دے اس کا عُشر دو، اگر تھوڑا ہو یا بہت اگر تھوڑا ہو تو اس میں سے تھوڑا چیونٹیوں کو ڈال دو۔

حضرت بندگمیاں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو فقیر (مرشد) جس کسی کی تربیت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ مرید کو عُشر کے باب میں مقید کر کے نہ کہے کہ ہم کو دے دوسرے فقراء کو مت دے کیونکہ یہ فعل جائز نہیں۔

اگر کوئی فقیر (مرشد) عُشر کو مقید کرتا ہے تو وہ مہدیؑ سے نہ ہوگا اور وہ فقیر (مرشد) مہدیؑ اور صحابہؓ کی روش کے خلاف کرتا ہے۔

۱۱۔نوبت

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے نوبت کی تاکید کی اور فرمایا کہ نوبت کا عمل ارکان دین سے ہے اور پھر فرمایا اگر تین برادر ہوں تو ہر برادر تین گھنٹے اپنی نوبت کرے۔ حضرت مہدی علیہ السلام اور صحابہؓ نے نوبت کی بہت تاکید فرمائی اور خود بھی شریک ہوتے تھے۔

مصدقینِ کرام: نوبت کے بارے میں کچھ تفصیلات:۔

چوبیس گھنٹے کے آٹھ پہر ہوتے ہیں۔نوبت کا مطلب باری

ہے۔دائروں میں عشاء کے بعد نوبت کا مبارک عمل جاری رہتا تھا۔نماز عشاء کے بعد پہلے پہر میں لوگ نوبت جاگتے یعنی ذکر اللہ میں بیٹھ جاتے ،دوسرا پہر آنے پر تسبیح دے کر یہ حضرات اپنے حجروں میں آجاتے۔چونکہ ان کو ذکر میں لذت وحلاوت ملتی تو حجروں میں آنے کے بعد بھی ذکر اللہ کا تسلسل قائم رہتا ،یا ممکن ہے کہ بعض لوگ سو بھی جاتے ہوں۔

دوسرے پہر کے لوگ تیسرے پہر تک مصروف ذکر اللہ رہتے پھر باری ختم ہونے پر تسبیح دے کر اپنے اپنے حجروں کو چلے جاتے اور جاگ کر ذکر کرتے یا آرام فرماتے۔پھر تیسرے پہر کے لوگ مصروف ذکر اللہ ہو جاتے پھر فجر کا وقت آجاتا یہ لوگ حجروں کو نہیں جاتے بلکہ نماز کے لئے رکے رہتے تھے۔پہلے اور دوسرے پہر کے لوگ اذاں سن کر،اذاں سے پہلے فجر کی نماز با جماعت ادا کرنے چلے آتے۔

پھر نماز کی ادائی کے بعد سوا پہر یا دیڑھ پہر (غالباً گرمیوں میں ساڑھے دس بجے تک اور سردیوں میں ساڑھے گیارہ بجے تک) ساری جماعت ذکر میں مشغول ہو جاتی با جماعت او رقید نشست کے ساتھ ذکر سے فراغت کے بعد حجروں کو واپس آجاتے ،اللہ نے کچھ دیا تو کھا پی لیتے اور رفاقہ رہتا ہر دو حالتوں میں تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے (قیلولہ جیسی عظیم سنّت کی ادائی کی نیت سے) آرام فرما ہو جاتے کیوں کہ نماز ظہر کی با جماعت ادائی اور پھر ذکر کا سلسلہ جاری رکھنا جو ہوتا۔موجودہ دور میں بھی اس مبارک عمل کا احیا ٔ ہو تو اچھا ہے۔تین فقیر جمع ہو جائیں تو ساری رات نوبت جاگی جا سکتی ہے۔

۱۲۔سویت

امامنا مہدی موعود علیہ السلام کے مبارک دور سے سویت کا طریقہ جاری ہے۔اللہ کے نام پر دائرہ میں کوئی چیز آجاتی جس کو فتوح کہا جاتا ہے تو وہ سب میں برابر مساوی طور پر تقسیم فرمادی جاتی ،بعض مرتبہ ضرورت مند لوگوں کو ان کی ضرورت کے لحاظ سے کچھ اضافہ بھی دیا جاتا۔

آج بھی وہ فقرائے کرام جن کی نظر عالیت پر ہوتی ہے سویت کے منتظر نہیں رہتے بلکہ ملی ہوئی سویت کو بھی راہِ خدا میں تقسیم فرمادیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سویت مضطروں کا حق ہے۔ گزشتہ زمانہ میں تو جب اضطرار ختم ہوجاتا تو سویت نہیں لی جاتی تھی بلکہ فتوح کو لوٹا دیا جاتا تھا کہ جس دائرہ میں اضطرار ہو (یعنی فاقوں کی بے چینی) وہاں یہ فتوح دیدی جائے۔

حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشد رضی اللہ عنہ کے پاس اللہ کے نام پر جواری آئی آپؓ نے اس کو باجرہ سے بدلوالیا، یعنی باجرہ، جواری کے مقابلہ میں دوگنا آگیا۔ حضرتؓ ایک دن کے وقفہ سے سویت فرماتے کسی نے عرض کیا کہ وقفہ دینے کے بجائے روزانہ تقسیم فرمادیجئے۔ حضرت خاتم المرشدؓ نے فرمایا کہ بس چلے تو وقفہ ہی بڑھادوں کیونکہ جس روز سویت ہوتی ہے تو فقیروں کا دینی نقصان ہوتا ہے ۔(مفہوم روایت از نقلیات

حضرت بندگی میراں سید عالمؒ بارہ بنی اسرائیل)

قارئین کرام!

اب تک آپ نے فرائض یا احکام ولایت کے تعلق سے پڑھا۔ اب انصاف نامہ اور حاشیہ شریف سے چند علحدہ عنوانات مثلاً ممنوعات، شفقت مرشد، قرآن شریف، جنت، دوزخ، حلال، حرام، علم، عشق وغیرہ کے تحت (چونکہ ہر عنوان فائدہ مند ہے لہذا) تحریر کیا جارہا ہے۔

ممنوعات

حضرت مہدی موعودؑ نے دو صحابہؓ کو ایک جگہ بیٹھنے، دینی قصے کہنے بلکہ قرآن شریف پڑھنے سے مبتدی (ابتدائی حال والا) کو منع فرمایا ہے۔

☆ فرمایا: دنیا کی طلب کفر دنیا کا طالب کافر (یعنی طلبِ دنیا کو منع فرمایا ہے)اور خدا کا طالب مومن ہے۔

☆ فرمایا: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں کچھ ہوں تو اس کو یہ سمجھ کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ

میں پکھ نہیں ہوں تو اس میں اللہ کی محبت ہے (یعنی خود کو دیکھنے یا خود کو کچھ سمجھنے سے منع فرمایا گیا ہے)

☆سوال کیا گیا کہ یزید پر لعنت بھیجنا کیسا ہے۔ فرمایا: اپنے نفس پر لعنت بھیجو کیونکہ نفس تم کو ذلیل کرتا ہے۔ ہر ایک کے لئے نفس مشکل ہے۔

☆سوال کیا گیا شیطان پر لعنت کرنا کیسا ہے۔ فرمایا: اس پر خدا اور فرشتے لعنت کرتے ہیں تمہارے لعنت کرنے سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ خدا کی یاد کو بھلا دیتا ہے۔

ارشاداتِ امامنا علیہ السلام:

ا۔ (مفہوم) ''اگر کوئی (شخص) رسم، عادت اور بدعت اختیار کرے تو اس کو دین کا بہرہ (فیض) نہ پہنچے۔

۲۔ ''جو شخص (فقیر) اہلِ دنیا کے گھر جائے وہ ہماری آن سے نہیں'' آنِ محمدؐ سے نہیں اور آنِ خدا سے نہیں

۳۔ ''ان بے ڈھنگوں کو ایسا نہیں چاہئے کہ جس شاخ پر بیٹھیں اس کو کاٹ ڈالیں''۔

شفقتِ مرشد

☆حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کھانا تناول فرمارہے تھے جب اطلاع ملی کہ دائرہ میں برادران بھوکے ہیں۔ اس پر حضرت میراںؓ آب دیدہ ہو گئے اور فرمایا کھانا اٹھاؤ کہ یہ بندہ خاک کھائے؟ کیونکہ برادراں بھوکے ہیں اور بندہ کھائے؟

☆حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ رات ہوتی تو معذوروں کے لئے پانی ڈالتے اس کے لئے ایک مشک رکھی تھی۔

☆حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ بھی دائرہ میں پانی بھرتے تھے ایک شخص آیا اور پوچھا کہ شاہ نعمتؓ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ٹھیرو۔ پانی بھر دینے کے بعد آئے انگرکھا پہنا، پگڑی پہنی، تلوار یا شمشیر رکھی بیان قرآن فرمایا۔

قرآن شریف

مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا قرآن عشق نامہ ہے۔فرمایا: قرآن کے معنی سمجھنے کے لئے جس وقت بیان کیا جائے نور ایمان کافی ہے۔حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآن میں کسی آیت کو منسوخ نہیں رکھا'' (یعنی کسی آیت کو منسوخ نہیں بتلایا بلکہ مربوط بتلایا ہے)۔

جنت و دوزخ

امامنا نے فرمایا: بہشت اور دوزخ کی صفت لوگوں کے درمیان ہے جس کو حرص زیادہ ہوگی وہ دوزخی ہوگا اور جس کے لئے قناعت ہے وہ بہشتی ہے نقل ہے قیامت کے دن حشر کیا جائے گا یعنی حساب لیا جائے گا اور بعضوں کو کہیں گے

ائے	عورتوں	کے	بندے
ائے	بچوں	کے	بندے
ائے	گھر	کے	بندے
ائے	پیسوں	کے	بندے
ائے	پیٹ	کے	بندے
ائے	شیطان	کے	بندے
ائے	خواہش	کے	بندے

ان سب کے لئے فرشتوں کو فرمان خدائے تعالیٰ ہوگا ''انہوں نے دنیا میں غیر اللہ کی غلامی کی ہے آج ان کا بدلہ دوزخ ہے۔اس کے بعد فرمان ہوگا

''اے اللہ کے بندو، ہمارے بندوں کو لاؤ''۔

حلال وحرام

فرمایا مہدی علیہ السلام نے

حلال: جو کچھ شریعت میں حلال رکھے ہیں وہ حلال ہے۔

حلال طیب: وہ ہے کہ یکایک بے گماں اور بے اختیار پہنچے اسوقت نظر خدائے تعالیٰ پر پڑتی ہے، اور حلال طیب پر حساب نہیں ہے۔ فرمایا: حرام پر عذاب۔ حلال پر حساب۔ حلال طیب پر حساب نہیں۔

☆حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ کے حضور میں کسی نے عرض کیا نظام الملک (بادشاہ) بہت عزت کرتا ہے چالیس یا پچاس ہون یا ٹھن (اس زمانے کا سکہ) گذرانتا ہے (یعنی اللہ دیا کہہ کر دیتا ہے) جس جگہ خود مجلس کرتا ہے تو سات سو ہون خرچ کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا: خدائے تعالیٰ کو معلوم ہے جو چیز حلال طیب ہے وہ بندگانِ خدا کو پہنچاتا ہے۔ اور وہ حرام چیز حرام جگہ پر جاتی ہے۔

مرشد کی اہمیت وضرورت

ایک مرید کو گماں ہو گیا کہ اب اس کو پیر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ روزانہ اس کو خواب میں میوے اور عمدہ عمدہ چیزیں کھلائی جاتی تھیں مرشد کو مرید کا حال معلوم تھا۔ انہوں نے کہلوایا کہ آج جب یہ سامان آئے تو لاحول پڑھ مرید نے ویسا ہی کیا تو عمدہ عمدہ چیزیں ہڈیوں اور سڑی گلی چیزوں میں بدل گئیں۔ دراصل اس کا نفس یا شیطان اس سے کھیل رہا تھا۔

قوم میں ایک محاورہ زبان زد عام ہے کہ ''فقیر کی پگڑی کو ٹیڑھی کہنے پر ایمان چلا جاتا ہے'' بالکل سچ بات ہے کیوں کہ جب زبان دراز ہوتی چلی جاتی ہے تو ہر کسی میں عیب ہی عیب نظر آتے ہیں۔ اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور مکاریوں سے غافل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ نتیجہ میں زیادہ نقصان میں ہم ہی رہتے ہیں۔ ہر شخص اپنے عمل کا آپ جواب دہ ہے خواہ کاسب ہوں یا فقیر ہوں یا مرشدین کرام، ہر کسی کی غیبت سے بچنا ہر مصدق کے لئے ضروری ہے۔ یہ بھی پڑھئے کہ صحابہؓ کی شان میں بری نظر کیا اثر رکھتی ہے۔

نقل ہے: حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''جس نے ان اصحاب

کرام (رضوان اللہ علیھم اجمعین) کی طرف بری نظر کیا تو اس کا ایمان صلب سے نکل جائے گا کیونکہ عام مہاجرؓ مہدیؑ کا دھکہ کھائے ہوئے کا ٹھکانہ دوزخ کے سوا کوئی جگہ نہیں ہے۔

ایک بار حضرت بندگی میاںؓ نے ایک شخص کو سزا دی تھی کیونکہ اس نے کسی صحابیؓ یا مہاجرؓ کی شان میں بے ادبی کی تھی۔

دائرہ

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ دائرہ میں رہو کیونکہ خدائے تعالیٰ مرشد کے واسطے سے دائرہ کی نگہبانی کرتا ہے۔

☆ حضرت مہدیؑ اور پانچوں خلفائے مہدی (رضی اللہ عنھم) دائرہ کے باہر کسی کے ہاں نہ دعوت میں گئے، نہ مرض میں اور نہ معذرت (یعنی عذر خواہی یا تعزیت) کے لئے مگر دائرہ کے اندر گئے۔

☆ حضرت ثانی مہدیؓ نے دائرہ میں اطلاع کروادی تھی کہ کوئی شخص بازار دور نہ جائے نزدیک کی دکان سے سودا خریدے اگر دور جائے گا تو دنیا کا طالب ہوگا۔

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا طریقہ تھا کہ اگر کسی چیز (مثلاً تخت، پلنگ یا ممکن ہو کرسی) کے اوپر بیٹھے رہتے اور ایک دو بھائی دائرہ میں ملاقات کو آتے تو اپنے برابر بٹھاتے زمین پر بیٹھنے نہ دیتے اگر بہت لوگ آتے تو خود زمین پر بیٹھتے اگر لیٹے رہتے تو اٹھ کر آتے اور ان کے ساتھ بیٹھتے اگر کوئی جوتیاں لا کر رکھتا تو اس کو منع فرما دیتے۔ رضی اللہ عنھم

بزرگوں کا یہ عمل آج تک جاری ہے، اور ان یہ کی تقلید میں مرشدین کرام اسی طرح نیچے بیٹھتے ہیں۔ واعظ اور مقرر کے لئے بھرے مجمع میں کرسی پر بیٹھ جانا یا مسجد کے اندر کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا بھی موزوں نہیں ۔اس سے ایک قسم کا احساس برتری یا خود پسندی پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔

حالیہ برسوں میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں تو کیا ہم ان خرابیوں سے دور نہیں رہ سکتے ؟

لذت اور حلاوت

کسی نے حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ کی مہمانی کی بہت سی چیزیں اور کھانا پکایا۔میاںؓ کو کھلا کر پوچھا کیا کھانا لذیذ تھا؟ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا ہم کو معلوم نہ ہوا۔اس نے کہا کیوں معلوم نہ ہوا میاںؓ (حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ) نے فرمایا بندہ کو خدا کا ذکر پہنچتا ہے. ذکر کی لذت ہم کو پکڑی ہوئی ہے یہ کھانے کی لذت کہاں اس لذت کو پہنچ سکتی ہے۔

نہ صرف منکرینِ مہدیؑ بلکہ موافق سے بھی دوری

☆حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ کے دائرہ سے ایک (فقیر) برادر دائرہ کے باہر موافق (یعنی کاسب مصدق) کے گھر گئے حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ نے ان برادر کو راستہ کا خرچ دے کر دائرہ کے باہر کر دیا اور فرمایا: ''اس کھجلی بھرے اونٹ کو علحدہ کر دینا چاہیئے تا کہ دوسرے اونٹوں کو کھجلی نہ لپٹے''

نیت صاف رکھنے کی تلقین

☆ایک عورت حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت

رضی اللہ عنہ کے حضور میں یہ نیت کر کے پانی کا پیالہ لائی تھی کہ یہ پیالہ سونے کا ہو جائے۔میاں رضی اللہ عنہ نے پس خوردہ کر کے دیا وہ پیالہ سونے کا ہو گیا۔میاںؓ نے اس کی نیت کی کیفیت سنی پھر منع فرمایا۔اور فرمایا کہ ''بندگان خدا کے پاس ایسی نیت کرنی ٹھیک نہیں، کیونکہ نیت کے موافق کام ہوا تو تصدیق پر رہے اور اگر وہ کام نہ ہو تو تصدیق (مہدیؑ) سے پھر جائے'' (جس سے) نقصان ہوئے۔''

صاحب دائرہ

صاحب دائرہ یعنی مرشد کی طرف سے فقیران دائرہ کے ساتھ اولاد کی طرح سلوک کیا جاتا تھا اور ان سے مرشد اپنی ذات کے لئے کوئی کام نہ لیتے تھے۔البتہ دائرہ ہی میں دائرہ کے کام لئے جاتے تھے جن میں مرشد خود بہ نفس نفیس حصہ لیتے تھے۔

اہلِ نفس سے بچو

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت ،حامل بار امانت ، بدل ذات مہدی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"اہل نفس سے فرمائش نہیں کرنی چاہئے فوراً منقطع اور شکستہ (بد اعتقاد) ہو جاتا ہے۔غالباً اسی ارشاد بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی روشنی میں ہمارے مرشدین کرام اپنی ضرورتوں کا اظہار کسی سے بھی نہیں فرماتے۔

مومن

امامنا نے فرمایا:۔مومن وہ شخص ہے جو صبح وشام اللہ کی طرف متوجہ رہے اور یہ بھی فرمایا جس وقت مومن گناہ کرتا ہے، ایمان باہر ہو جاتا ہے، جب اس گناہ سے توبہ کرتا ہے تو ایمان آجاتا ہے۔

اصطلاح ''اللہ دیا''

ارشادِ باری تعالی ہے:''جب کبھی آتا مریمؑ کے پاس ذکریاؑ حجرہ میں موجود پاتا تھا مریمؑ کے پاس رزق۔ذکریاؑ نے کہا اے مریمؑ تیرے لئے یہ رزق کہاں سے آیا۔بولیں یہ اللہ کے ہاں سے۔(یعنی اللہ نے دیا) بے شک اللہ تعالی رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب۔

عشق

پوچھا گیا کہ طالب کے لئے کیا چیز فرض ہے جس کی وجہ سے خدا کو پہنچے۔فرمایا حضور مہدی علیہ السلام نے ''وہ چیز عشق ہے'' پوچھا گیا عشق کیونکر حاصل ہوتا ہے۔فرمایا ''دل کی توجہ ہمیشہ اللہ کی طرف رکھے اس طرح سے کہ دل میں کوئی چیز مائل (غافل کردینے والی) نہ ہو۔بندہ کسبی عشق کہتا ہے کام کرو اور عمل میں کوشش کرو، کچھ کام کروتا کہ اس واسطے سے عشق حاصل ہو' انبیا علیہم السلام کا عشق عطائی تھا (یعنی اللہ تعالی کی طرف سے ان کو عشق حاصل ہوا تھا) جو بنا کسب کے حاصل ہوا۔اور دوسروں کو کسب کرنا چاہیئے''۔

ارشادات حضرت مہدی علیہ السلام

فرمایا:۔ گوشہ نشینی اختیار کرے اور کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو۔نہ دوست کے ساتھ نہ اغیار (غیروں)

کے ساتھ۔ ہر حالت میں حق کا مشاہدہ کرے۔ کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، اور لیٹے ہوئے، کھانے پینے کے وقت، ہر حالت میں حق کا مشاہدہ کرے۔

دوران سفر ملاحظہ فرمایا کہ ''چند آدمی بوریئے کا سایہ کرکے زندگی بسر کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ لوگ انوکھی زندگی بسر کرتے ہیں ان کا مقصود خدا ہے تو اچھا ہے ورنہ سب ضائع ہے۔

فرمایا:۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو بندہ کو معلوم کرو اگر بندہ آجائے تو بہتر ورنہ اپنی نماز ادا کرو بندہ کا انتظار مت کرو۔ کیونکہ وقت فرض ہے۔ وقت کو کھونا روا نہیں ہے، بندہ وقت کا تابع ہے۔

فرمایا:۔ ''عثمانؓ کے جیسے بنو۔ عثمانؓ نے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور خود خدا کو حاصل کئے۔''

کتابیات

﴿ انصاف نامہ، حاشیہ انصاف نامہ، کحل الجواہر، روحِ تصوف، ترغیب الطالبین ، حدودِ دائرہ ، روزنامہ منصف ﴾

قارئین کرام: ''مفید المصدقین'' کی تحریر کا منشاء مصدقین کو مہدویت کے تعلق سے معلومات کی فراہمی ہے انشاء اللہ اس کے مطالعہ کے بعد عمل کی طرف رجحان پیدا ہوگا۔

دعا ہے کہ مصدقین کو خدائے تعالیٰ اپنا بنا کر رکھے اور اپنا بنا کر اٹھائے خدا کو دیکھتے ہوئے رہیں اور اسی حالت میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے دیدار میں رہیں اور دیدار کی حالت میں دنیا سے کنارہ کریں !

﴿ آمین ﴾

(ختم شد)

مفید الزائرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارتیں کیا کرو، کیونکہ یہ دنیا میں بے رغبتی اور آخرت کی یاد پیدا کرتی ہے۔ (مشکواۃ شریف)

الحمدللہ زیارتوں کے لئے جانے کا سلسلہ مہدویوں میں بھی جاری ہے۔

زیارتوں کا سفر بذریعہ ریل بھی کیا جا سکتا ہے، تمام اہم اور بڑے اسٹیشنوں کے لیئے ریزرویشن بھی آسانی سے ہو جاتا ہے، لیکن ریل سے اتر کر ہماری زیارت گاہوں تک جانے کے لیئے جیپ، آٹو یا اور کوئی سواری کرنی پڑتی ہے، یا بعض دفعہ تمام سامان کے ساتھ پیدل ہی جانا پڑتا ہے، ان تمام کے علاوہ نمازوں کی وقت پر ادائی نہیں ہو سکتی اور کھانا بھی بعض اوقات وقت پر نہیں کھا سکتے، اس کے برعکس وقت پر نمازوں کی ادائی اور وقت پر کھانا اور نیند، ٹورسٹ بسوں یا پھر اپنی سواری سے ہی ممکن ہوتے ہیں۔ سفر کفایتی اور سہولت بخش ہوتا ہے اور بار بار سامان نکالنا اور رکھنا نہیں پڑتا، زائرین اپنی حسب سہولت جس طرح جانا چاہیں جا سکتے ہیں۔

یہ محدود معلومات ہیں جو قومی افراد کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں، اس مبارک سفر کا آغاز انشاء اللہ حیدرآباد سے ہوگا اور اختتام بھی انشاء اللہ حیدرآباد پر ہوگا۔ ٹامل ناڈو میں بھی ہماری زیارت گاہیں ہیں، حصولِ معلومات کے بعد وہاں جانا زیادہ بہتر ہوگا۔ البتہ کرناٹک کی بعض اہم زیارت گاہوں کے تعلق سے جو معلومات ہیں وہ پیش کی جا رہی ہیں۔

زیارتوں کے لئے اولین ترجیح سب سے پہلے عشرہ مبشرہ کو ہے، جن کی مبارک حیات ہی میں دربار اماماً سے قطعی جنتی کی بشارت ملی تھی۔ پھر اماماً کے دیگر صحابہ کرام ہیں، ان کے بعد اماماً کی ازواج مطہرات، صاحبزادگان، دختران،

ونبیرگان اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت حامل بار امانت، بدل ذاتِ مہدی رضی اللہ عنہ کے فرزنداں، نبیرگان، پھران کے بعد شہدائے کرام اور اولیا اللہ ہیں جن سے اللہ راضی ہے اور جن پر اللہ کی رحمتیں بے پایاں ہیں۔

انشاء اللہ روانگی آندھرا سے ہوگی، کرناٹک، مہاراشٹرا، گجرات، راجستھان اور دلی کی زیارتوں کے بعد براہِ راجستھان ومدھیہ پردیش مہاراشٹرا آئیں گے، اور پھر مہاراشٹرا سے ہوکر انشاء اللہ آندھراپردیش کو واپسی ہوگی۔

سفر کے لئے موزوں مہینے فروری اور اکٹوبر ہوتے ہیں۔

سفر کے لئے ایک ماہ کا عرصہ درکار ہوگا، مسافت سات تا ساڑھے سات ہزار کیلومیٹر ہوسکتی ہے۔

زائرین کے لئے چند مشورے:

درجِ ذیل چیزیں ساتھ رکھنی ضروری ہیں، جس سے سفر میں بہت سہولت ہوگی۔ الارم، وضو کے لئے لوٹا، مصلی ریگزین یا ٹاٹ پٹری تاکہ ہم جگہ پر بھی نماز دورانِ سفر میں بھی ناغہ نا ہو، اور قیام کے دوران بھی ادا ہوسکے۔

اوڑھنے بچھانے کی چادریں، تکیہ، لنگی، رومال، رکابی، چمچے، گلاس، پیالی طشتری تھرماس، نمکین بسکٹس، توشہ دان، ٹارچ، ناخن تراش، سوئی دھاگہ، قینچی، صابن، تولیہ، لکھنے کے لئے قلم، لکھنے کے لئے کاغذات کا پیاڈ، ضروری ادویات ، برائے علاج سردی، گرمی، دردسر، چکر، بدہضمی، وغیرہ اور سر درد یا سردی کے لئے بام۔ علاوہ ازیں مچھروں کو بھگانے آل آوٹ، یا اوڈو ماس وغیرہ ساتھ رکھ لیں تاکہ سفر میں سہولت رہے۔ مٹی کے ڈھیلے رکھنا نہ بھولیں۔ تاکہ پانی ساتھ نا رہے یا فوری طور پر پانی نہ ملے تو یہ ڈھیلے کام دیں۔

وہ مقامات جہاں قیام کیا جاسکتا ہے۔ جہاں انشاء اللہ قیام اور پکوان کی سہولتیں مل جائیں گی۔

۱۔کلسور شریف (لال گڑھی)

۲۔گلبرگہ

۳۔بیجاپور

۴۔کوکاک

۵ پرینڈہ

۶لوگڑھ شریف

۷۔چاپانیر شریف

۸۔احمد آباد

۹۔بھیلوٹ شریف

۱۰۔جالور شریف

۱۱۔جے پور

۱۲۔دہلی

۱۳۔کوٹہ

۱۴۔کجبرہ شریف

۱۵۔جامود جلگاوں

۱۶۔بورکھیڑہ شریف

۱۷۔دولت آباد

۱۸۔ احمد نگر

۱۹۔مچپہ شریف

قارئین کرام: زیارتوں کے دو مہینے زیادہ سہولت بخش ہوتے ہیں، ماہ فروری یا پھر ماہ اکتوبر۔ لیکن ہمارا منشاء بہرہ عام اورا عراس مبارکہ کے موقعوں پر جانے کا ہو تو پھر ان دو مہینوں کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ چاند کے مہینوں کی تواریخ اہم ہوتی ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

اسم ہائے مبارکہ	مہینہ	تواریخ
۱۔حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ	رمضان المبارک	(۳) (۴)
۲۔حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ	شوال المکرم	(۱۳) (۱۴)
۳۔حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نعمت رضی اللہ عنہ	شعبان المعظم	(۲۱)(۲۲)
۴۔حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نظام رضی اللہ عنہ	ذیقعدہ الحرام	(۷) (۸)
۵۔حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ دلاور رضی اللہ عنہ	ذیقعدہ الحرام	کیم اور (۲)
حضرت بندگی میاں مبارک عرف بھائی مہاجر رضی اللہ عنہ	ذیقعدہ الحرام	(۴)اور(۵)
حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ	رمضان المبارک	(۱۳) (۱۴)
حضرت بندگی میراں سید عبدالحی عرف روشن منور رضی اللہ عنہ	رجب المرجب	(۲۸)(۲۹)

حضرت بندگی میراں سیدنا ذی الحجہ (۲۲)(۲۳)
شاہ یعقوب حسن ولایت
رضی اللہ عنہ

حضرت بندگی میاں سید محرم الحرام (۱۴)(۱۵)
محمود سید نجی خاتم المرشدین
رضی اللہ عنہ

حضرت بندگی میاں سید جمادی الاول (۱۷)(۱۸)
شہاب الدین شہاب الحق
رضی اللہ عنہ

حضرت بندگی میاں سید رمضان المبارک (۱۰) (۱۱)
شریف عرف تشریف حق
رضی اللہ عنہ

ترتیب کے لحاظ سے سب سے پہلے حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی بہرہ عام اور عرس مبارک ہیں جو تیسری اور چوتھی رمضان المبارک کو آتے ہیں۔

چونکہ عرس کے دن کی زیارت کی اہمیت ہوتی ہے،تو جانے والے باوجود رمضان المبارک کہ کجاوہ کس لیتے ہیں اور روانہ ہوتے ہیں،اس مبارک سفر کے لئے دو صورتیں ہیں۔

ا۔یا تو شعبان کی ۲۶ تاریخ کو حیدرآباد سے بعد عشاء روانہ ہوں، ۲۷ کی دو پہر لوگڑھ شریف پہنچیں گے۔وہاں عشاء پڑھ کر روانہ ہونگے تو انشاء اللہ ۲۸ کی شام تک بھیلوٹ شریف پہونچ جائیں گے۔کامل ایک دن گزرے گا۔اور ۲۹ کی شام اگر چاند نظر آ گیا تو پہلی تراویح ادا ہوگی،اسی طرح دوسری اور تیسری تراویح بھی ادا ہوگی،تین رمضان کو حضرت رضی اللہ عنہ کی مبارک بہرہ عام اور

چار رمضان کو عرس مبارک ہوگا۔ دوران قیام بھیلوٹ شریف ،فتح کوٹ روبرو رادھن پور ریلوے اسٹیشن ،دساڑہ شریف ،انوندرہ شریف ،دیوی سینہ ،بڈھاسن ،پٹن شریف ،کھانیل شریف اور سدراسن شریف کی زیارتیں بھی کرلی جاسکتی ہیں ۔بہرہ عام اور عرس کے بعد پھر واپسی ہوگی ۔

۲۔دوسری صورت یہ ہے کہ حیدرآباد سے ہی تیسری تراویح ادا کرکے روانہ ہوں ،دوسرے دن شام تک لوگرھ شریف پہونچ جائینگے ،رات کونان ریزہ کی تقسیم اور تسبیح کے بعد روانہ ہوکر اگلے دن شام تک بھیلوٹ شریف پہونچ جائیں اور عرس مبارک کے دن کی زیارت کریں ۔

ہر دو صورتوں میں راستہ یہی رہیگا۔

روانگی: حیدرآباد، ظہیرآباد، ہمناآباد، شولاپور، پونے ،کامشیٹ، لوگرھ شریف، لونولا، ممبی ،سورت ،بڑودہ سے بذریعہ ایکسپریس ہائی وے احمدآباد پھر وہاں سے رادھن پور اور پھر بھیلوٹ شریف۔

واپسی: بھیلوٹ شریف، فتح کوٹ روبرو ریلوے اسٹیشن رادھن پور، (قیام بھیلوٹ شریف کے دوران اگر نہ گئے ہوں تو پھر دساڑہ شریف، انوندرہ شریف، دیوی سینہ، بڈھاسن، پٹن شریف، کھانیل شریف، اور سدراسن شریف کی زیارتوں کے کرنے کے بعد چاہیں تو احمدآباد ٹھیر کر وہاں کی زیارتیں بھی کی جاسکتی ہیں اور پھر کپڑونج شریف میں زیارت کے بعد بڑودہ آکر چاپانیر شریف جایا جاسکتا ہے۔

گجرات کی زیارتوں کی سعادت سے بہرہ ور ہوکر براہ سورت، دھولیہ، چالیس گاؤں سے ہوکر بورکھیڑہ شریف جاسکتے ہیں، واپسی میں چالیس گاؤں سے خلدآباد و دولت آباد کی زیارتوں کی ادائی ہوگی، پھر براہ جالنہ، پربھنی، ناندیڑ و نظام آباد آکر موسک پلی اور میچپہ کی زیارتوں کے بعد حیدرآباد واپسی ہوگی ۔

یا پھر دوسری موزوں بات یہ ہوسکتی ہے کہ چاپانیر شریف سے براہ بڑودہ، سورت ،ممبی سے راست حیدرآباد واپسی ہو۔اور رماہِ صیام اپنے گھر پر پورا کیا جاسکے۔